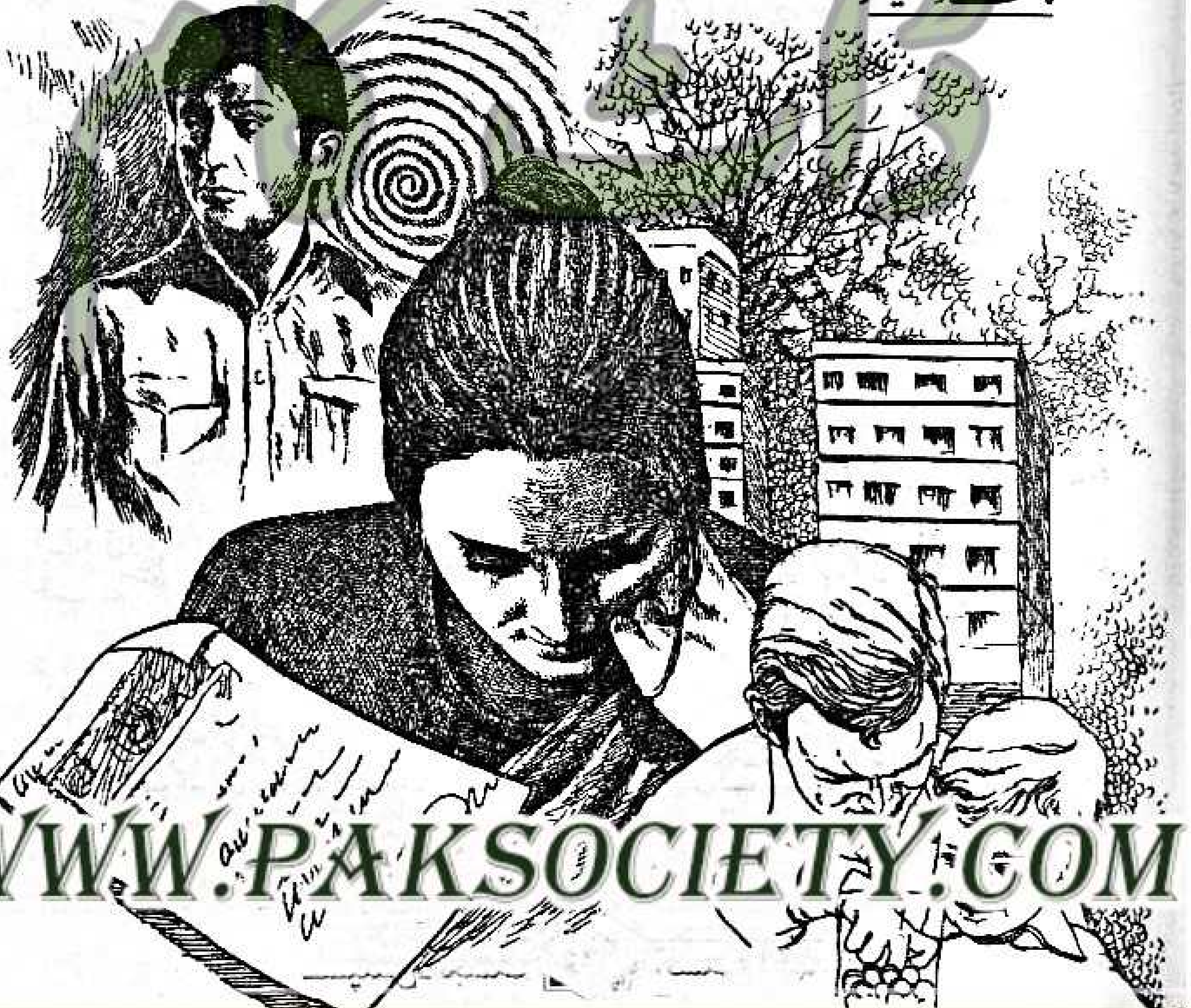
خاندان

کاشف زبیر

خاندان کسی فردِ واحد کا نام نہیں... بلکہ ایک سے زیادہ افراد کے مجموعہ کا مظہر ہوتا ہے یہ اور بات کہ اس مجموعے میں اتفاق کی گنجائش زیادہ ہے یا انتشار کی بے کلی... مگر اسے یہ زعم تھا کہ وہ اپنی ہی ذات میں ایک مکمل خاندان ہے اور... جب زندگی نے آزمایا تو احساس ہوا کہ کڑی آزمائشوں میں، تنہائی کی راتوں میں جب حوصلہ ساتھ چھوڑتا ہے تو ایسے میں کسی اپنے کی ضرورت پڑجاتی ہے۔ اس نے بھی جب پیچھے پلٹ کر دیکھا تو ایک سایہ اسے اپنے تعاقب میں نظر آیا جو شاید اس کا اپنا تھا۔

نظر کے فریب میں مبتلا ایک خوب صورت

بندھن کا امتحان



مچ نیلسن دوستوں کے ہمراہ بار میں تھا اور خاصی پی چکا تھا۔ آج ویک اینڈ نائٹ تھی اور مہینے میں ایک ویک اینڈ نائٹ وہ اپنے دوستوں کے ہمراہ گزارتا تھا۔

بار اٹینڈر ووڈ کلین ان سے واقف تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ مقررہ حد تک پی چکے تھے، اس لیے جب میٹ نے ہاتھ لہرایا تو اس نے انکار کر دیا۔ ''تم لوگ بہت پی چکے ہو اور اب گھروں کی طرف روانہ ہو جاؤ۔''

''ہم گاہک ہیں۔'' جارج چلّایا۔ ''کسٹمرز از آل ویز رائٹ۔''

''مگر کسٹمرز اس وقت بالکل رانگ ہو چکے ہیں۔'' ووڈ کلین بولا۔ ''بہتر ہوگا تم لوگ روانگی سے پہلے ایک لیمن ڈراپ لے لو۔ میں اتنے اچھے اور مستقل گاہک کھونا نہیں چاہتا۔'' ان کو بھی اندازہ تھا کہ وہ اپنی حد کے

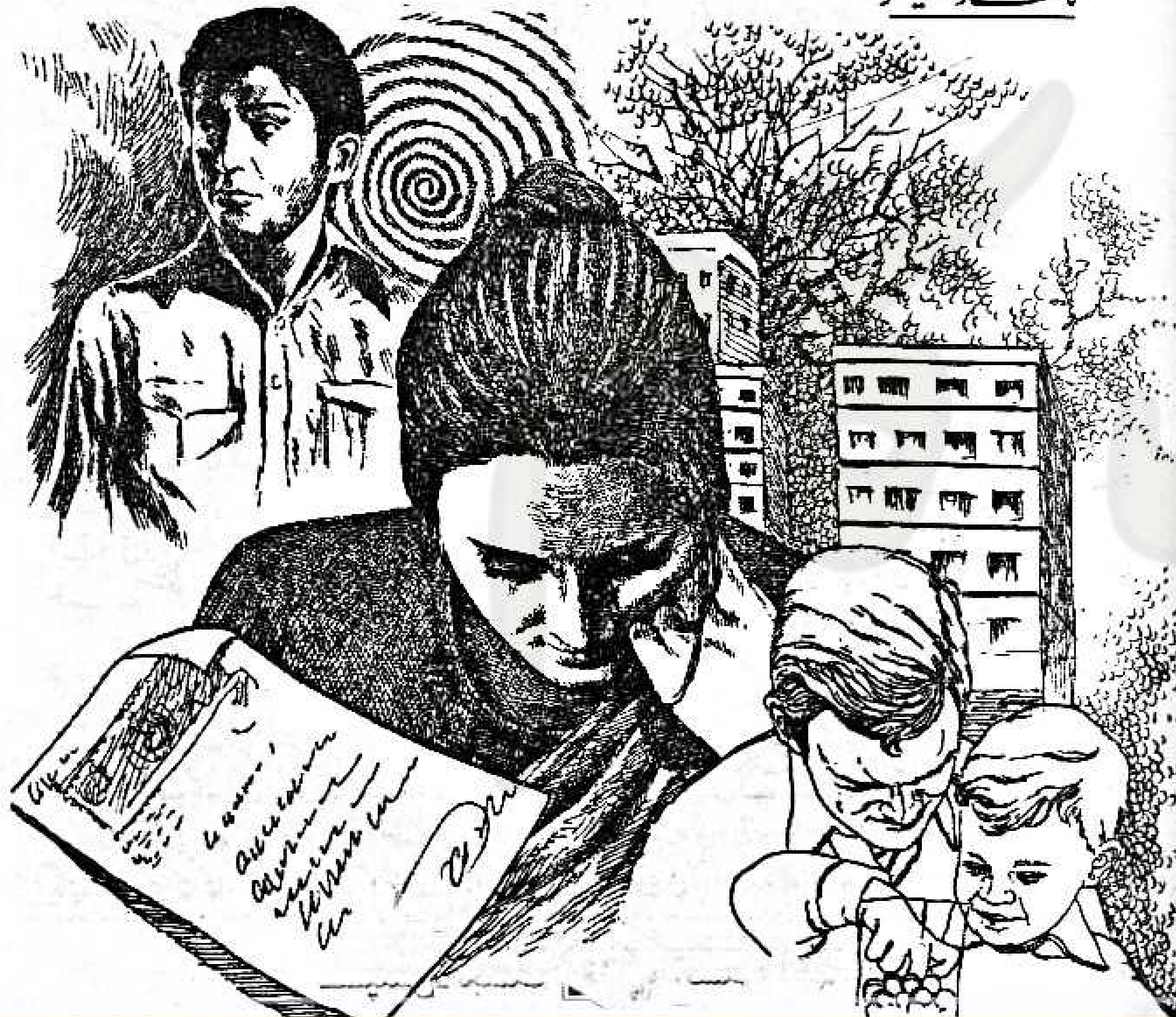
خاندان کسی فردِ واحد کا نام نہیں... بلکہ ایک سے زیادہ افراد کے مجموعہ کا مظہر ہوتا ہے یہ اور بات کہ اس مجموعے میں اتفاق کی گنجائش زیادہ ہے یا انتشار کی بے کلی... مگر اسے یہ زعم تھا کہ وہ اپنی ہی ذات میں ایک مکمل خاندان ہے اور... جب زندگی نے آزمایا تو احساس ہوا کہ کڑی آزمائشوں میں، تنہائی کی راتوں میں جب حوصلہ ساتھ چھوڑتا ہے تو ایسے میں کسی اپنے کی ضرورت پڑجاتی ہے۔ اس نے بھی جب پیچھے پلٹ کر دیکھا تو ایک سایہ اسے اپنے تعاقب میں نظر آیا جو شاید اس کا اپنا تھا۔

نظر کے فریب میں مبتلا ایک خوب صورت

بندھن کا امتحان

خاندان

کاشف زبیر



مطابق پی چکے تھے۔ پھر انہوں نے بل ادا کیا اور باہر نکل آئے۔ وہ سب کالج کے زمانے کے دوست تھے۔ جج کی گاڑی ذرا دور تھی اس لیے پہلے وہ تینوں رخصت ہوئے۔

جج نئے ماڈل کی لگژری وین تھی۔ اس کا ڈارک میرون رنگ رات میں سیاہ نظر آتا تھا۔ جج نے محسوس کیا کہ نشہ اس کے ذہن پر طاری ہو رہا ہے۔ اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ مارا مگر اس میں لیمن ڈراپس نہیں تھے شاید وہ رکھنا بھول گیا تھا۔ اس نے سر جھٹکا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ اس نے رفتار کم رکھی تھی۔

سڑکوں کے کنارے برف کے ڈھیر تھے۔ موسم کی پیش گوئی کے مطابق اگلے چند دن میں ایک بڑا برفانی طوفان متوقع تھا۔ لوگوں کو خبردار کیا جا رہا تھا کہ وہ گھروں میں راشن اور ایمرجنسی کا سامان کرلیں۔ خاص طور سے بجلی بند ہونے کی صورت میں گھروں میں روشنی اور گرمائش کا انتظام کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا کیونکہ تیس سال بعد یہ شدید ترین سردی تھی جس میں درجۂ حرارت منفی پندرہ ڈگری سے نیچے گر گیا تھا۔

ان کا بیٹا چھوٹا تھا اور اسے سردی سے بچانا زیادہ ضروری تھا۔ خوراک اور ضروری دواؤں کا ذخیرہ بھی کرنا تھا۔ اسی سوچ میں اسے اندازہ نہیں ہوا کہ گاڑی کی رفتار بڑھ گئی ہے۔ اچانک عقب میں پولیس کار کی روشنیاں چمکیں اور سائرن سنائی دیا۔ یہ لمحاتی سائرن تھا جو پولیس خبردار کرنے کے لیے بجاتی ہے۔ جج نے رفتار فوری کم کرلی....

اسے خطرہ تھا کہ اگر پولیس نے اسے روک لیا تو انہیں شک نہ ہو جائے کہ وہ پیے ہوئے ہے۔ انہیں صرف اس کا منہ سونگھنا پڑتا اور وہ مشکل میں پڑ جاتا۔ اس نے چشم تصور سے دیکھا کہ کل صبح میڈیا کس قسم کی ہیڈ لائنز چلا رہا ہوگا۔ پیچھے آنے والی پولیس کار رہ رہ کر فلیش چمکا رہی تھی اور سائرن کی آوازیں نکال رہی تھی۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ رک جائے۔ اچانک اس کے ذہن میں آیا اور اس نے گاڑی آنے والی ذیلی سڑک پر موڑ دی اور رفتار بڑھا دی۔ فوراً ہی عقب سے مستقل پولیس سائرن کی آواز سنائی دی۔

اس کا دل ڈوبنے لگا۔ پولیس یقیناً اس کے پیچھے آرہی تھی اب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا کہ رک جائے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ جیسے ہی پولیس کار اس سڑک پر مڑے گی وہ بریک لگا دے گا۔ اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ وہ بہرحال قانون سے نہیں بھاگ سکتا تھا۔ اس کی نظر مستقل عقبی آئینے پر جمی تھی۔ پولیس کار کی روشنیاں نمودار ہوئیں مگر وہ خلافِ توقع ذیلی سڑک پر آنے کے بجائے سیدھی چلی گئی۔ جج نے اطمینان کی گہری سانس لی اگر پولیس اس کے پیچھے نہیں تھی تو اس کے ساتھ تفریح کر رہی تھی۔ ابھی اس کا سانس پوری طرح خارج بھی نہیں ہوا تھا کہ کوئی اچانک اس کی گاڑی کے سامنے آیا۔ اس نے بے ساختہ بریک لگائے مگر گاڑی رکتے رکتے بھی سامنے آنے والے کے اوپر سے گزر گئی... اور پھر کچھ دور جا کر رک گئی۔ جج دم بہ خود بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔

"میرے خدا۔" اس نے زیرلب کہا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ جہاں گاڑی کے نیچے آنے والا شخص لیٹا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ اور جسم لہولہان تھا مگر وہ ہوش میں تھا۔ اس نے صرف ایک شرٹ اور اس کے نیچے گرم بنیان پہنی ہوئی تھی مگر یہ اس موسم کا مقابلہ کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ اسے فوری طبی امداد اور اس سے پہلے گرمائش کی ضرورت تھی۔ ورنہ زخموں سے پہلے سردی اس کی جان لے لیتی۔ جج نے جلدی سے اپنا گرم اوورکوٹ اتار کر اس پر ڈال دیا۔ وہ مضطرب انداز میں کہہ رہا تھا۔ "آرام سے... آرام سے... تم بچ جاؤ گے... میں ابھی ایمبولینس کے لیے کال کرتا ہوں۔"

زخمی نوجوان تھا۔ اس نے بہ مشکل ہاتھ بڑھا جج کا کوٹ پکڑا اور سرگوشی میں بولا۔ "میری مدد کرو... مجھے بچاؤ۔"

جج جانتا تھا اسے فوری طبی امداد کی ضرورت تھی۔ اس نے بے ساختہ اپنا سیل فون نکالا اور نائن ون ون ملانے جا رہا تھا کہ رک گیا۔ اسے خیال آیا کہ اس صورت میں وہ فوری پکڑ میں آجائے گا۔ اس کا ٹیسٹ ہوگا اور شراب پی کر ڈرائیونگ کے دوران حادثے پر نہ صرف اس کا ڈرائیونگ لائسنس کینسل ہوجائے گا بلکہ اس کا کیریئر بھی تباہ ہو جائے گا۔ اس کی بیوی تھی اور اس کا بچہ تھا۔ وہ ایسا کوئی کام نہیں کر سکتا تھا جس کا ان پر اثر پڑے۔ اس نے سیل فون رکھا تو زخمی جو اسے آس سے دیکھ رہا تھا، اس نے گڑگڑا کر کہا۔ "پلیز... پولیس کو کال کرو۔ مجھے بچاؤ۔"

جج کو گلی میں ایک کونے میں پے فون بوتھ دکھائی دیا۔ اس نے زخمی کو تسلی دی۔ "تم فکر مت کرو میں ابھی ایمرجنسی کو کال کرتا ہوں۔"

زخمی اسے روکتا رہ گیا اور وہ اٹھ کر فون بوتھ کی طرف آ گیا۔ اس نے رومال سے ریسیور پکڑا اور نائن ون ون ملایا۔ اس نے رومال کا کچھ حصہ ماؤتھ پیس پر رکھ لیا تھا تاکہ اس کی آواز ذرا مختلف ہو جائے۔ کال ریسیو ہوتے ہی اس نے عجلت میں کہا۔ "ایک آدمی ٹریفک حادثے میں شدید زخمی ہے اسے فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔"

"اپنا نام بتاؤ۔" آپریٹر نے کہا۔

"کارنیل۔" اس نے غلط نام لیا۔ "میتھ کارنیل۔"

"حادثہ کہاں ہوا ہے؟"

جج نے آس پاس دیکھا مگر اسے ایسی کوئی نشانی نظر نہیں آئی جو وہ آپریٹر کو بتا سکتا۔ وہ اس سڑک کے نام سے بھی ناواقف تھا۔ اس نے کہا۔ "میں جس بوتھ سے بات کر رہا ہوں زخمی اس سے صرف پچاس فٹ کے فاصلے پر موجود ہے۔ پلیز جلدی ایمبولینس بھیجی جائے اس سے پہلے کہ وہ مر جائے۔" اس نے کہتے ہی ریسیور واپس رکھا۔ اسے معلوم تھا کہ نائن ون ون کے پاس اس بوتھ کی لوکیشن آ گئی ہوگی اور وہ ایمبولینس یہاں بھیج سکتے تھے۔ وہ واپس زخمی کے پاس آیا۔ جواب اکھڑے اکھڑے سانس لے رہا تھا۔ جج نے کہا۔ "میں نے ایمرجنسی کال کر دی ہے، کچھ دیر میں ایمبولینس آ جائے گی۔"

"میری مدد کرو۔" وہ مشکل سے بولا۔ اس کے منہ سے رہ رہ کر خون ابل رہا تھا۔ "پلیز... مجھے... چھوڑ کر... مت جاؤ۔"

جج کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اپنا کوٹ واپس کھینچا۔ "سوری دوست... میں مجبور ہوں... مگر تم فکر مت کرو... پانچ دس منٹ میں کوئی نہ کوئی یہاں پہنچ جائے گا۔"

مگر زخمی اس کے جانے کا سن کر انتہائی مضطرب ہو گیا۔ "نہیں... مجھے مت چھوڑو۔" اس نے کوٹ تھام لیا تھا۔ جج نے کھینچا تو کوٹ کی جیب سے اس کے کچھ کاغذات اور وزیٹنگ کارڈز نکل کر زخمی اور سڑک پر بکھر گئے۔ اس نے جلدی جلدی انہیں سمیٹا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دھیان رکھا تھا کہ کوئی چیز وہاں رہنے نہ پائے جو اس کی نشان دہی کر دے۔ زخمی مسلسل کچھ کہہ رہا تھا مگر اس نے اپنے کان بند کر لیے۔ کوٹ گاڑی میں پھینکا اور اندر بیٹھتے ہی گاڑی آگے بڑھا دی۔ اس کا انجن اسٹارٹ ہی تھا۔ جب وہ اس سڑک سے مڑ رہا تھا تب اس نے دور عقب میں پولیس کار کی روشنیاں نمودار ہوتی دیکھیں۔ وہ اس کی توقع سے زیادہ تیزی سے آ گئے تھے اور وہ بروقت نکلا تھا۔ اسے ذرا تاخیر ہوتی تو پولیس اسے پکڑ لیتی۔ وہ مختلف راستوں سے ہوتا شکاگو کے نواحی علاقے میں اپنے خوب صورت ڈچ ہاؤس پہنچا۔ اس دومنزلہ مکان کی اوپری منزل کے کناروں پر رنگ برنگی ایل ای ڈی لائٹس لگی تھیں۔ ان کی وجہ سے مکان اور بھی خوب صورت لگ رہا تھا۔ اس نے گاڑی میں نصب ریموٹ کا بٹن دبایا تو گیراج کا دروازہ خودکار انداز میں اوپر اٹھنے لگا۔ اس نے گاڑی اندر روکی اور بٹن دبا کر دروازہ بند کر دیا۔

نیچے اتر کر اس نے گاڑی کا معائنہ کیا۔ خوش قسمتی سے اس پر حادثے کا کوئی نشان نہیں آیا تھا کیونکہ زخمی ٹکرانے کے بجائے اس کے پہیوں تلے آیا تھا۔ اگر ٹائروں پر خون کے نشانات آئے تھے تو اتنے سفر کے بعد ٹائر بھی صاف ہو گئے تھے اور ان پر صرف کیچڑ کا نشان تھا۔ مگر اس کے اوور کوٹ پر خون لگ گیا تھا جو اس نے زخمی پر ڈالا تھا۔ اس نے عجلت میں کوٹ خالی کیا اور اسے وہیں رکھے ڈسٹ بن میں ڈال دیا۔ پھر اسے اپنے ہاتھ اور کوٹ کا خیال آیا، دونوں کو زخمی نے پکڑا تھا اور ان پر بھی خون تھا۔ اس نے کوٹ بھی اتار کر ڈسٹ بن میں ڈالا، اپنا ہاتھ رومال سے صاف کر کے اسے بھی ڈسٹ بن کی نذر کیا اور پھر اندر سے جیکٹ پہن آیا۔ اس نے ڈسٹ بن کا شاپر نکالا اور اسے لے جا کر مکان کے ساتھ رکھے پبلک ڈسٹ بن میں ڈال دیا۔ واپس آ کر اس نے ایک بار پھر باریک بینی سے ہر چیز کا جائزہ لیا اور اندر مکان میں چلا آیا۔ اوپر بیڈ روم میں روز کمبل میں لپٹی سو رہی تھی اور میک بستر کے اوپر اپنے لٹکنے والے جھولے میں سو رہا تھا۔ جج نے میک کو پیار کیا اور پھر آہستہ سے کمبل ہٹایا اور روز کے ساتھ لیٹ گیا۔

صبح اس کی آنکھ جلد کھل گئی تھی۔ رات روز نے ایک بار میک کو فیڈ کرایا تھا اس لیے وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ جج اٹھ کر نیچے کچن میں آیا۔ اس نے اپنے لیے کیتلی سے کافی نکال کر وہیں لگا ٹی وی آن کر دیا۔ چند چینل بدلنے کے بعد اسے مطلب کی خبر مل گئی اور یہ خوفناک تھی۔ رات حادثے کا شکار ہونے والا چوبیس سالہ میل بری ہلاک ہو گیا تھا۔ وہ شاک کی کیفیت میں خبر سن رہا تھا۔ نیوز کاسٹر نے بتایا کہ میل بری گاڑی سے حادثے اور تشدد کی وجہ سے مرا تھا۔ پولیس کے مطابق اسے ٹولز سے نشانہ بنایا گیا تھا اور پھر اس کے جسم پر سے گاڑی گزار دی گئی تھی۔ پولیس کی تفتیش جاری تھی اور فی الحال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی تھی۔ جج خبر دیکھ رہا تھا کہ روز میک کو اٹھائے وہاں آ گئی۔

"تم رات دیر سے آئے تھے؟"

"اوہ... ہاں۔" جج نے چونک کر کہا۔ "ویک اینڈ پارٹی ذرا دیر سے ختم ہوئی تھی اور پھر میں نے پی ہوئی تھی اس لیے آہستہ ڈرائیو کی۔"

''مچ اب تم خاندان والے ہو۔'' روز نے فریج کھول کر ناشتے کے لیے سامان نکالتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم پی کر ڈرائیو کرتے ہوئے پکڑے گئے تو تم جانتے ہو...''

''ایسا نہیں ہوگا۔'' مچ نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ وہ اس وقت کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ کچرا اٹھانے والی گاڑی سڑک کے کنارے رکھے ڈسٹ بن کے پاس رکی تھی اور پھر اس کے آٹومیٹک آہنی ہاتھ نے ڈسٹ بن اٹھا کر گاڑی میں خالی کر دیا تھا۔ اس کا اوورکوٹ اور خون آلود رومال اسی میں تھا۔ اس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے روز کی طرف دیکھا۔ ''میں پوری احتیاط کرتا ہوں۔ مجھے خاندان کا احساس ہے۔''

''یہ ایک خطرہ ہے جو تم خود مول لیتے ہو۔'' روز نے آہستہ سے کہا۔ وہ تقریباً چوبیس برس کی خوب صورت عورت تھی۔ ان کی شادی کو تین سال ہو چکے تھے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے۔ مچ کے کان خبر پر لگے ہوئے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ پولیس جیسے ہی کسی مشکوک فرد کو حراست میں لے گی تو اس کا مطلب ہوگا جلد یا بدیر وہ اس معاملے میں ملوث ہو جائے گا۔ ناشتا بناتے ہوئے روز نے میک کو اسے تھما دیا اور وہ اسے اوپر لے آیا۔ میک ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ مچ واش روم میں ضروریات سے فارغ ہوتے اور پھر شاور لیتے ہوئے اس سے بات کرتا رہا۔ اس سے بات کی جاتی تو وہ بہت خوش ہوتا تھا۔

پھر وہ میک کو لے کر نیچے آیا اور اسے اس کی کارٹ میں ڈال دیا۔ آج چھٹی کا دن تھا اور وہ ساتھ ناشتا کرتے تھے۔ ناشتے کے دوران وہ اس کی مصروفیات پر بات کرتی رہی... اس کا کہنا تھا کہ اس موسم میں سرکاری ملازمین کو چھٹی ملنی چاہیے جیسے نجی کمپنیوں نے اپنے ملازمین کو دی تھی۔ مچ نے کہا۔ ''مجبوری ہے تم جانتی ہو سرکاری ملازمین کو تنخواہ ہی اس لیے دی جاتی ہے کہ وہ ہر حال اور موسم میں اپنے فرائض انجام دیتے رہیں۔''

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ مارکیٹ جانے کے لیے گیراج میں آیا۔ پہلے اس نے وین کی چابیوں کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر پھر اس نے نیلی ہنڈا کی چابی بورڈ سے اٹھائی۔ راستے میں وہ سوچ رہا تھا کہ میل پر تشدد کس نے کیا۔ گاڑی تو اس کی تھی۔ اس نے ذہن پر زور دیا کہ میل کس طرح اس کی گاڑی کے آگے آیا تھا۔ کیا کسی نے اسے دھکا دیا تھا یا وہ خود گرا تھا۔ مگر اسے کچھ یاد نہیں آیا۔ درحقیقت اس نے کچھ دیکھا ہی نہیں تھا۔ اس کی ساری توجہ عقب میں تھی اور پھر جب میل پر سے گاڑی گزری تب بھی وہ بائیں طرف متوجہ تھا۔ اس نے دائیں طرف دیکھا نہیں تھا اس لیے اگر وہاں کوئی تھا تو وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ شاپنگ کے دوران بھی اس کا ذہن الجھا ہوا تھا مگر پھر اس نے سب کچھ ذہن سے جھٹک کر خریداری پر توجہ دی اور روز سے کال کر کے پوچھا کہ کوئی چیز منگوانی ہو تو وہ بتا دے۔ روز نے بھی کچھ سامان بتایا جو اس نے خرید لیا۔ اس روز ایک تو چھٹی کا دن تھا اور پھر طوفان کی پیش گوئی تھی اس لیے خریداروں کا بے پناہ رش تھا۔ اسے سامان لے کر واپس آنے میں کئی گھنٹے لگ گئے تھے۔

اس شام وہ ڈنر کے بعد لاؤنج میں ٹی وی کے آگے بیٹھا ہوا تھا، روز میک کو سلانے کے لیے اوپر چلی گئی تھی۔ وہ فٹ بال میچ دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے نیوز چینل لگایا تو چونک گیا۔ میل بری کیس میں پیش رفت ہوئی تھی اور پولیس نے ایک مشکوک فرد کو گرفتار کر لیا تھا۔ فی الحال اس کا نام میڈیا کو نہیں بتایا تھا مگر اتنا اعلان کیا تھا کہ اس کے خلاف کافی شہادتیں ملی تھیں جن کی بنیاد پر یہ گرفتاری عمل میں لائی گئی تھی۔ مچ گہری سانس لے کر رہ گیا اس کا مطلب تھا کہ کل اسے بہت مصروفیت ہوگی۔ اگلے روز وہ صبح اٹھا تو روز سو رہی تھی اس نے خود اپنے لیے ناشتا بنایا اور تیار ہو کر دفتر پہنچا اور اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ حسب توقع اسے شیرن نے پکارا۔ ''اے مچ... جیکسن تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔''

رائٹ جیکسن شکاگو کاؤنٹی کا اٹارنی جنرل تھا اور مچ اس کا ماتحت تھا۔ وہ جیکسن کے دفتر میں داخل ہوا تو وہاں اس کا ساتھی لیونارڈو موجود تھا۔ وہ دونوں اکثر کیسز میں ایک ٹیم کی طرح کام کرتے تھے۔ جیکسن تقریباً ساٹھ برس کا ہونے والا تھا اس کا مطلب تھا کہ اس کی ریٹائرمنٹ قریب تھی اور اگر میئر آفس میں کوئی انوکھا فیصلہ نہیں ہوتا تو امکان تھا کہ مچ یا اس کے ساتھیوں میں سے کوئی اگلا اٹارنی جنرل بنتا۔ مگر مچ اس لیے زیادہ پُر امید نہیں تھا کہ وہ نوجوان تھا اور اس کے لیے اسسٹنٹ اٹارنی جنرل بننا ہی بڑی بات تھی۔ اس کے پاس کل پانچ سال کا تجربہ تھا اور اتنے سے تجربے پر وہ اٹارنی جنرل نہیں بن سکتا تھا۔ مگر ایک سرکاری وکیل کے طور پر اس کا ریکارڈ شاندار تھا۔ اس نے ساٹھ فیصد سے زیادہ کیسز میں کامیابی حاصل کی اور جن ملزموں کے خلاف اسے پراسیکیوٹر مقرر کیا گیا اس نے انہیں مناسب سزائیں دلوائیں۔ صرف دس فیصد کیسز ایسے تھے جن میں وہ ملزموں کو سزا دلوانے میں ناکام رہا کیونکہ ان کے خلاف شواہد اور

گواہیاں زیادہ مضبوط نہیں تھیں۔

''پولیس نے یہ ہم پر تھوپا ہے۔'' جیکسن نے ایک فائل ان کے سامنے رکھ دی۔ مچ گھبرا گیا، اسے اندازہ تھا کہ یہ فائل میل بری مرڈر کیس کی ہے۔ لیو نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔

''اس میں کیا ہے؟''

''پرسوں رات ایک شخص قتل ہوا ہے اور پولیس نے ایک مشکوک فرد کو پکڑا ہے۔ پولیس چاہتی ہے کہ اٹارنی آفس بھی اس کی تفتیش میں شامل ہو۔''

''اس کا مطلب ہے ان کے پاس شواہد مضبوط نہیں ہیں۔'' لیو نے کہا۔ ''ورنہ پولیس خود اس کا کریڈٹ لینے کی کوشش کرتی۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' جیکسن نے سر ہلایا۔ ''مگر ہم پولیس کو انکار بھی نہیں کر سکتے... کیس تو بالآخر اٹارنی آفس نے ہی عدالت میں لڑنا ہے۔''

''کیا اس پر ہمیں کام کرنا ہے؟'' مچ نے پوچھا۔

''بالکل ورنہ میں تمہیں کیوں بلاتا؟''

مچ سوچ رہا تھا کہ میل کو مرے چھتیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے اور پولیس نے کیس اٹارنی آفس بھجوا دیا تھا۔ اس نے سامنے پڑی فائل اٹھائی۔ اس میں قتل اور جائے واردات کی رپورٹ، ملنے والے شواہد کا ذکر اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کے ساتھ میل کی مختصر ہسٹری بھی تھی۔ یہ ہسٹری خاصی دلچسپ تھی... کیونکہ اس کے مطابق وہ تین دفعہ گرفتار ہوا تھا اور اس پر تشدد، اذیت رسانی اور کم سے کم دو عورتوں کو ریپ کرنے کا الزام تھا۔ گویا میل بری کوئی عام اور شریف آدمی نہیں تھا مگر اس سے اس کے کیس پر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ انہیں بہر حال اس کے قاتل کو سزا دلوانے کی کوشش کرنا تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق موت سر کی ہڈی ٹوٹنے سے دماغ پر آنے والی ضرب سے ہوئی تھی۔ زیرِ حراست مشکوک فرد کے بارے میں اس فائل میں کچھ نہیں تھا اس کے بارے میں جاننے کے لیے انہیں پولیس آفس سے رابطہ کرنا پڑا تھا۔ ہومی سائڈ ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ لیفٹیننٹ ایگن مور نے انہیں بتایا کہ زیرِ حراست شخص بارنی جین مشکوک ہے اور وہ پہلے ہی ایک بار تشدد کے الزام میں گرفتار رہا تھا اور عدالت نے اسے چھ مہینے کی معطلی کی سزا سنائی تھی۔ خود بارنی کا خاندان تشدد کر کے [illegible] کر دیا [illegible] پھر اس واردات میں بارنی تقریباً موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔ گویا اس کیس میں مبینہ قاتل اور مقتول دونوں ہی گرفتار اور سزا یافتہ تھے۔

مچ اور لیو پولیس اسٹیشن پہنچے۔ بارنی تفتیش کے لیے مخصوص کمرے میں بیٹھا تھا۔ مچ اور لیو نے اسے اندھے شیشے کے پیچھے سے دیکھا۔ وہ تقریباً پینتالیس برس کا مضبوط جسم اور سخت چہرے والا شخص تھا۔ اس کے چہرے پر کئی زخموں کے نشانات تھے خاص طور سے دائیں کنپٹی کا نشان بہت گہرا تھا اور شاید یہی زخم تھا جس سے بچ جانے پر ڈاکٹر بھی حیران ہوئے تھے۔ اس کیس کی تفتیش کرنے والا آفیسر مائیکل ان کے ساتھ تھا۔ اس نے پہلے میل بری کے بارے میں بتایا۔ جب پولیس مذکورہ مقام پر پہنچی تو اسے میل بری سڑک کے ساتھ گلی میں اوندھے منہ پڑا ملا۔ وہ بے ہوش تھا اور جب تک ایمبولینس آئی اس نے دم توڑ دیا تھا۔ طبی عملے نے اس کی جان بچانے کی کوشش کی لیکن بہت دیر ہو گئی تھی۔ مچ نے اس سے پوچھا۔ ''یہ کس قسم کا آدمی ہے۔''

''بہت پُر سکون اور مضبوط اعصاب کا۔'' اس نے جواب دیا۔ ''میں نے چھٹے ہوئے مجرموں کو بھی اتنا پُر سکون اور مضبوط نہیں دیکھا۔''

''یہ کیا کرتا ہے؟'' لیو نے پوچھا۔

''اس کا آٹو ورکشاپ ہے۔ ساؤتھ ویسٹ اسٹریٹ پر جین آٹو ورکشاپ کے نام سے۔''

''اس کے اور اس کے گھر والوں کے ساتھ کیا ہوا تھا؟''

اس سوال پر مائیکل نے گہرا سانس لیا۔ ''بہت بُرا... تین سال پہلے نصف رات کے وقت نامعلوم تعداد میں نامعلوم نقاب پوش بدمعاش اس کے گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے سب اہل خانہ کو قابو کیا اور بارنی کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا، اسے ایسے زخم لگائے کہ وہ مرے نہیں مگر ناکارہ ہو جائے پھر انہوں نے اس کی پینتیس سالہ بیوی اور پندرہ سال کی بیٹی کو اس کے سامنے گینگ ریپ کیا اور آخر میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ البتہ وہ بارنی کو نیم مردہ حالت میں زندہ چھوڑ گئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ بعد میں خود مر جائے گا۔ مگر حملہ آوروں کا خیال غلط ثابت ہوا۔ بارنی کو طبی امداد مل گئی اور وہ بچ گیا۔''

''وہ لوگ پکڑے گئے؟''

مائیکل نے گہری سانس لی۔ ''بدقسمتی سے نہیں... پولیس نے کچھ مشکوک افراد سے پوچھ گچھ کی تھی مگر ان کے خلاف کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا اس لیے پولیس کو انہیں چھوڑنا پڑا۔''

''یہ شدید دشمنی کا کیس لگ رہا ہے۔'' لیو بولا۔ ''کیا

بارنی نے نہیں بتایا کہ اس کی کس سے ایسی دشمنی ہوسکتی تھی؟"

"نہیں، اس کا کہنا ہے وہ حملہ آوروں کے بارے میں بالکل نہیں جانتا۔ ماضی میں اس کا کئی افراد سے جھگڑا ہوا۔ اس کا کام بھی ایسا تھا۔ مگر وہ نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کس نے اس سے دشمنی نکالی یا پھر وہ لوگ صرف اذیت پسند تھے۔"

"اس کیس میں اسے کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟"

"جس جگہ سے میل بری کی لاش ملی ہے وہاں سے بارنی کا ورکشاپ صرف سو گز کی دوری پر ہے۔ پولیس نے شبہے کی بنیاد پر اس کے ورکشاپ کی تلاشی لی تو انہیں وہاں سے دو اوزاروں پر میل بری کے خون کے آثار ملے اسی بنا پر اسے گرفتار کیا گیا ہے۔" مائیکل نے پلاسٹک کا شاپر ان کے حوالے کیا جس میں ایک جیک راڈ تھی اور ایک چھوٹی ہتھوڑی تھی۔ "جیسے ہی ان اوزاروں پر میل بری کے خون کے نمونے ملے ہم نے بارنی کو گرفتار کرلیا۔"

"میل کا جسم کسی گاڑی سے بھی کچلا گیا تھا؟" لیو نے پوچھا تو بچ نے جلدی سے دوسری طرف دیکھا، اسے خطرہ تھا کہ اس کے تاثرات ان کو مشکوک نہ کردیں۔ حالانکہ یہ اس کے دل کا چور تھا۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہی نہیں تھے۔ مائیکل نے نفی میں سرہلایا۔ "کیا وہ بارنی کی گاڑی تھی؟"

"بارنی کی گاڑی صاف پائی گئی اور اس کے ٹائر بھی اس سے بالکل مختلف ہیں۔ پھر حادثے کے بعد جس شخص نے نائن ون ون کو کال کی تھی اس کی آواز بارنی سے بالکل مختلف نکلی ہے۔"

"ممکن ہے وہ آواز بدل کر بول رہا ہو؟"

"نہیں، اس کی آواز کی وائس میچنگ کی گئی ہے۔"

لیو کے خیال میں انہوں نے خاصی معلومات حاصل کرلی تھیں، اس نے بچ سے کہا۔ "اب ذرا اس سے مل لیا جائے۔"

وہ کمرے میں آئے جہاں بارنی جبین ساکت بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں سخت تاثر تھا۔ لیو نے فائل اور اوزاروں والا شاپر اس کے سامنے رکھا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ بارنی نے کہا۔ "کیا مجھے گرفتار کرلیا گیا ہے؟"

"ظاہر ہے۔" لیو نے کہا۔

"کیا مجھ پر فردِ جرم عائد کی گئی ہے؟"

"ابھی نہیں۔"

"پھر بھی میں اپنے وکیل کی موجودگی میں بات کروں گا۔" اس نے اصرار کیا۔ بچ جو ایک طرف کھڑا تھا وہ آگے آیا اور ذرا جھک کر بولا۔

"تم زیادہ چالاک بننے کی کوشش مت کرو۔ ہم سے تعاون کرو ہم تمہیں الیکٹرک چیئر پر نہیں بٹھانا چاہتے۔"

"تب تم کیا چاہتے ہو؟"

"حقیقت تک پہنچنا۔" بچ نے کہا۔ "تمہارے ٹولز پر میل بری کا خون کیسے پہنچا؟"

"میں نہیں جانتا کہ اس کا نام میل بری ہے۔"

"او کے تم اپنے ٹولز کی وضاحت کرو۔"

بارنی سوچ میں پڑ گیا... پھر اس نے کہا۔ "میں سات بجے تک ورکشاپ بند کردیتا ہوں۔ لیکن کل رات میں نے نو بجے بند کی تھی۔ پھر میں نزدیکی بار چلا گیا اور وہاں پیتا رہا۔ واپس گھر جاتے ہوئے میں ورکشاپ کے پاس سے گزرا تو مجھے اندر روشنی نظر آئی جب کہ میں ساری روشنیاں بند کرکے آیا تھا۔ میں گاڑی سے اترا اور یہ راڈ لے لی۔" بارنی نے شاپر میں موجود جیک راڈ کی طرف اشارہ کیا۔

"کیوں؟"

"میرا خیال تھا اندر کوئی چور ہے۔"

"او کے تم اندر گئے تو تم نے کیا دیکھا؟"

"میں نے ایک نوجوان آدمی کو دیکھا اس نے ڈارک گرین رنگ کی شرٹ اور اس کے نیچے سیاہ جرسی پہن رکھی تھی۔ وہ میرے سامان کو کھنگال رہا تھا۔ میں نے اسے للکارا تو اس نے بھڑک کر مجھ پر حملہ کردیا۔ میں نے صرف اپنا دفاع کیا تھا۔ میں نے اسے راڈ سے مارا۔ میرے ہاتھ سے راڈ چھوٹ کر گری تو میں نے ریک سے یہ ہتھوڑی اٹھا لی۔ میں نے اس سے بھی اسے مارا لیکن وہ ورکشاپ سے نکل کر بھاگنے میں کامیاب رہا۔ اسی وجہ سے میرے اوزاروں پر اس کا خون آگیا۔ اگر میرے دل میں چور ہوتا تو میں اوزار صاف رکھتا یا کہیں چھپا دیتا۔ پولیس بغیر وارنٹ کے میرے ورکشاپ میں آئی اور مجھے گرفتار کرلیا۔"

"تم نے اس کا پیچھا نہیں کیا؟"

"بالکل نہیں، میں فکرمند تھا کہ اس نے کیش بکس میں موجود رقم نہ نکال لی ہو مگر وہ رقم نہیں نکال سکا تھا۔"

"پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں اپنے گھر چلا گیا تھا۔"

"اس نے تم پر کس چیز سے حملہ کیا تھا؟" لیو نے مداخلت کی۔

"میں نہیں جانتا شاید لکڑی کا ڈنڈا تھا۔ مگر وہ مجھے چوٹ لگانے میں کامیاب نہیں ہوا۔"

"کیونکہ تم اس سے زیادہ ماہر ہو۔"

بارنی نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ بچ نے کہا۔ "جس جگہ میل بری کی لاش ملی، وہ تمہاری ورکشاپ سے صرف سو گز کے فاصلے پر ہے۔ تم باہر نکلے تو تم نے دیکھا نہیں تھا؟"

بارنی نے نفی میں سر ہلایا۔ "مجھے کچھ نظر نہیں آیا تھا، میں اپنی گاڑی میں بیٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔"

"وقت کیا ہوا تھا؟"

"شاید بارہ کے آس پاس کا وقت تھا۔" بارنی نے بےیقینی سے کہا۔ "سچ تو یہ ہے کہ مجھے وقت کا خیال ہی نہیں رہا تھا میں کسی قدر نشے میں اور تھکا ہوا تھا۔"

"تم نے پولیس کو رپورٹ کیوں نہیں کی؟"

اس نے شانے اچکائے۔ "میرا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ دوسرے پولیس سے میرے خاص تعلقات بھی نہیں ہیں۔" کہتے ہوئے اس کا لہجہ تلخ ہوگیا۔

لیو اور بچ گھما پھرا کر اس سے سوالات کرتے رہے۔ بعض اوقات اس پر دباؤ بھی ڈالا۔ مگر مائیکل کی بات سو فیصد درست ثابت ہوئی تھی کہ وہ بہت پُرسکون اعصاب کا مالک تھا۔ وہ ذرا بھی متاثر نہیں ہوا.... اسے اعتماد تھا کہ پولیس اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ٹولز پر خون ملنا ایسی بات نہیں تھی کہ اس پر قتل کا الزام لگایا جاسکتا جب کہ مقتول کسی گاڑی تلے بھی آیا تھا۔ ابھی یہ ملاقات جاری تھی کہ مائیکل نے اندر جھانک کر اشارے سے لیو کو بلایا اور آہستہ سے بولا۔ "اس کا وکیل آگیا ہے۔"

"اس سے کہو ابھی انتظار کرے۔"

"میں نے یہی کہا ہے لیکن وہ ایک حد سے زیادہ نہیں رکے گا۔ تم شارک کو جانتے ہو۔"

راڈ بوشر جو عرفِ عام میں شارک کے نام سے مشہور تھا، نہایت چالاک اور ایک ایسا وکیل سمجھا جاتا تھا جو مجرموں کو بچانے کے لیے ہمہ وقت مستعد رہتا ہے اور عدالت میں اس کے حربوں سے مخالف وکیل خوف زدہ رہا کرتے تھے۔ وہ ججز پر دباؤ ڈالنے سے بھی باز نہیں آتا تھا۔ بچ کو اس شخص سے چڑ تھی۔ جب لیو اور بچ باہر نکلے تو شارک موجود تھا۔ وہ مسکرایا اور بولا۔ "تم لوگوں نے ایک بے گناہ کو پکڑا ہے۔"

"اگر وہ بے گناہ ہوتا تو تم اس کی وکالت کے لیے یہاں نہ آتے۔" بچ نے باہر جاتے ہوئے کہا۔ اس نے شارک کے تاثرات دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ لیو نے باہر آکر اسے داد دی۔

"تم نے بالکل ٹھیک کیا اس کے ساتھ۔"

بچ نے توجہ نہیں دی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ میل کو پہلے بارنی نے تشدد کا نشانہ بنایا۔ وہ وہاں سے بھاگا تو اس کی گاڑی تلے آگیا۔ اس کے بعد جب پولیس اور ایمبولینس جائے وقوع پر پہنچی تو وہ قریب المرگ تھا۔ جب تک بچ نے اسے دیکھا تھا وہ ہوش میں تھا مگر حرکت کے قابل نہیں تھا۔ پھر وہ گلی میں کیسے گیا؟ بچ نے سوچا کہ اسے جا کر جائے وقوع کا معائنہ کرنا چاہیے مگر آج اسے بہت کام تھا اس لیے اس نے معائنہ اگلے روز تک کے لیے ملتوی کردیا اور شام پانچ بجے دفتر سے نکل گیا۔ کیس کی تیاری کا کام اس نے لیو کے سپرد کردیا تھا۔ وہ گھر پہنچا تو پیشین گوئی کے مطابق طوفان کی آمد کے آثار نمایاں ہوگئے تھے۔ اگلی صبح شدید طوفانی ہواؤں کے ساتھ بھاری برف باری کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ بچ دفتر نہیں گیا۔ اس نے فون کرکے بتا دیا تھا۔ اس لیے لیو نے کیس کی فائل اسے ای میل کردی اور وہ گھر پر اسے دیکھتا رہا۔

طوفان ڈھائی دن جاری رہا اس لیے وہ تین دن دفتر نہیں جاسکا پھر وہ جمعے کو دفتر گیا ... طوفان کی شدت کم ہوتے ہی انتظامیہ حرکت میں آگئی تھی اور سڑکوں اور راستوں سے برف کی صفائی کا کام شروع کردیا گیا تھا، اسی لیے ہر طرف برف کے انبار نظر آرہے تھے۔ لیو نزدیک ہی رہتا تھا اس لیے وہ گزشتہ دن بھی دفتر آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے کیس فائل کردیا تھا اور آنے والے منگل تک جیوری تشکیل دے دی جائے گی۔ مگر وہ زیادہ پُرامید نظر نہیں آرہا تھا۔ دوپہر میں بچ لنچ کے لیے نزدیکی ریستوران گیا۔ وہاں سے واپسی ہوئی تو فون آپریٹر میگی نے اسے آواز دی۔ "ہے بچ تمہارے لیے ایک کال آئی تھی۔"

"کس کی کال؟"

"کوئی جمی ہے۔" میگی بولی تو وہ ساکت رہ گیا۔ "اس نے ایک فون نمبر دیا ہے۔"

"مجھے دو۔" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ میگی نے حیرت سے اسے دیکھا اور کاغذ کی ایک چٹ اس کی طرف بڑھا دی۔ بچ نے اپنے کمرے میں آکر نمبر ملایا اور رابطہ ہوتے ہی سرد لہجے میں بولا۔ "جمی تم نے یہاں کیوں کال کی؟"

"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"میں تم سے نہیں ملنا چاہتا۔"

"پلیز...... میں دفتر آجاتا ہوں۔"

''نہیں۔'' اس بار مچ کا لہجہ بدل گیا۔ ''میں آرہا ہوں مجھے دریا کے کنارے ملو، تم جانتے ہو نا میں کس جگہ کی بات کررہا ہوں؟''

''ہاں سمجھ رہا ہوں۔''

''میں چار بجے آؤں گا۔'' مچ نے کہا اور کال کاٹ دی۔ وہ فکرمند لگ رہا تھا۔ تین بجے وہ دفتر سے اٹھا اور اس نے لیو سے کہا۔ ''میں جائے وقوع دیکھنے جارہا ہوں۔''

لیو نے شانے اچکائے۔ ''اس کی ضرورت نہیں ہے' فائل میں تصاویر سمیت سب موجود ہے۔ لیکن تمہاری مرضی۔''

''تم شارک کو بھول رہے ہو' ہمیں کوئی پہلو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔'' مچ نے کہا اور اپنا اوورکوٹ پہن کر باہر آگیا۔ یہ بالکل ویسا اوورکوٹ تھا جیسا اس نے ڈسٹ بن میں پھینکا تھا۔ روز اگر میک میں گمن نہ ہوتی تو شاید وہ نوٹ کرلیتی کہ اس کا اوورکوٹ اور سوٹ کا کوٹ غائب ہے۔ مچ جائے وقوع کے بجائے آدھے گھنٹے بعد مطلوبہ جگہ پہنچ گیا۔ کنارے پر دور تک برف جمی ہوئی تھی اور گرم کپڑوں اور ٹوپی میں لپٹا ہوا جمی اس کا منتظر تھا۔ اس نے مچ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن مچ نے اس کا ہاتھ نظرانداز کرکے پوچھا۔ ''تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہو؟''

''میں تمہارا بھائی ہوں۔''

''سوتیلا بھائی۔'' مچ نے تصحیح کی۔ ''ہماری مائیں الگ الگ ہیں۔''

جمی دبلے چہرے اور کھردرے تاثرات والا شخص تھا۔ وہ نوعمری سے غلط صحبت میں پڑ کر بالآخر جرائم کی راہ پر چل نکلا تھا۔ ان کے باپ تک نیلسن نے جمی سے قطع تعلق کرلیا تھا اور مچ بھی اس سے نہیں ملتا تھا۔ یہ ملاقات پانچ برس بعد ہورہی تھی۔ جمی نے کہا۔ ''اس سے فرق نہیں پڑتا۔''

''مجھے پڑتا ہے۔'' مچ نے دانت پیسے۔ ''اب میں اٹارنی آفس میں کام کرتا ہوں۔ ہوسکتا ہے پندرہ بیس سال بعد میں اٹارنی جنرل کے عہدے پر پہنچ جاؤں لیکن اگر یہ بات کھل گئی کہ میرا سوتیلا بھائی ایک سزا یافتہ اور عادی مجرم ہے تو میرا کیریئر تباہ ہوجائے گا۔''

''تو تم کیا کروگے؟'' جمی کا لہجہ طنزیہ ہوگیا۔ ''کیا تم میرے ساتھ رشتے سے انکار کرسکتے ہو؟''

''نہیں۔'' مچ کا لہجہ دھیما ہوگیا۔ ''لیکن میں اسے ممکنہ حد تک چھپا سکتا ہوں۔ سنو جمی' مجھ میں اور تم میں سوائے ایک نام نہاد رشتے کے کچھ مشترک نہیں ہے پھر تم کیوں مجھ سے ملنا چاہتے ہو جب کہ میں تم سے ملنا نہیں چاہتا۔''

جمی اسے دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔ ''ڈرو مت، میرا تمہاری زندگی میں عمل دخل کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس دنیا میں تم میرے واحد رشتے دار ہو اور میں تم سے ملنا اور تمہیں دیکھنا چاہتا تھا۔''

''تم مجھ سے مل لیے اور مجھے دیکھ لیا۔'' مچ نے اس کی بات کا اثر لیے بغیر کہا۔ ''امید ہے تمہیں آئندہ اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور پلیز آئندہ میرے دفتر کال مت کرنا۔'' مچ نے کہا اور سڑک کے ساتھ کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆

کمرائے عدالت میں مچ، لیو اور شارک کے ہمراہ جیوری کے اراکین موجود تھے۔ جج کی آمد پر سب اپنی نشستوں سے کھڑے ہوگئے۔ جج نے بیٹھ کر لیو کی طرف دیکھا۔ ''مسٹر کونسلر... کیس پیش کرو۔''

لیو اٹھ کر کیس پیش کرنے لگا مگر اس کا مخاطب جج نہیں بلکہ جیوری تھی۔ جیوری کثرتِ رائے سے فیصلہ کرتی کہ بارنی مجرم ہے یا نہیں۔ اس کے بعد جج اس پر فردِ جرم کے حساب سے فیصلہ سناتا۔ اسی اثنا میں بارنی کی آمد ہوئی' وہ ہتھکڑی کے ساتھ آیا تھا اور عدالت میں بھی اس کے ہاتھوں سے ہتھکڑی نہیں کھولی گئی تھی۔ لیو نے کیس پیش کیا اس کے بعد مچ نے بارنی پر جرح کی اجازت چاہی مگر شارک نے اعتراض کیا اور بولا۔ ''میرے موکل کے سامنے کیس کی تمام گواہیاں اور شواہد رکھے جائیں' اس کے بعد ہی اس پر جرح کی جاسکتی ہے۔''

مچ نے شواہد پیش کیے۔ واقعے کا کوئی گواہ نہیں تھا۔ البتہ کیس آفیسر شیلا مورگن آئی تھی۔ وہ ہومی سائیڈ میں ڈپٹی تھی اور یہ کیس وہی دیکھ رہی تھی۔ شیلا نے سب سے پہلے گواہ کے کٹہرے میں آکر بتایا کہ واقعے کی رات بارہ بج کر بارہ منٹ پر نائن ون ون کو کال ملی جو بوتھ نمبر دو سو بارہ سے کی جارہی تھی۔ بولنے والے نے بتایا کہ کار کے حادثے میں ایک شخص شدید زخمی ہے اور اسے طبی امداد کی ضرورت ہے۔ شیلا مورگن اپنا ٹیپ ساتھ لائی تھی اور اس نے کال ریکارڈنگ چلا کر سب کو سنائی۔ اگرچہ سنائی دینے والی آواز مچ کی اصل آواز سے خاصی مختلف تھی اس کے باوجود وہ پریشان ہوگیا تھا۔ اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے شیلا سے سوالات کا آغاز کیا۔ ''کیا یہ آواز بارنی جین کی ہے؟''

''نہیں، وائس میچنگ سے ثابت ہوگیا ہے کہ آواز اس کی نہیں ہے۔''

''ماہرین کا کیا اندازہ ہے بولنے والا کون ہوسکتا ہے؟''

''ممکنہ طور پر ایک سفید فام جوان مرد جو شکاگو کے آس پاس پلا بڑھا ہے لیکن لہجے میں کسی قدر دیہاتی تاثر بھی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ لیکن بدحواس لگ رہا تھا۔ اگر یہ حادثہ اسی سے ہوا تو اس کی پریشانی اس سے میچ کررہی ہے۔''

''تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ حادثہ اسی شخص سے ہوا؟''

''کیونکہ اس نے میل بری کو حادثے کا شکار بتایا۔''

''یہ بھی ممکن ہے' وہ اس وقت وہاں سے گزر رہا ہو؟''

''اس صورت میں اسے چھپنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔''

''ممکن ہے وہ کسی وجہ سے سامنے نہیں آنا چاہتا ہو۔''

''ہوسکتا ہے لیکن میرا تاثر یہی ہے کہ حادثہ اسی کی گاڑی سے پیش آیا تھا۔''

''میل بری کی لاش گلی میں پائی گئی لیکن حادثہ یقیناً سڑک پر ہوا تھا، پولیس اس بارے میں کیا کہتی ہے؟''

''پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق اس کے سینے اور ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں اور وہ بہت مشکل سے ہی اس گلی میں جاسکتا تھا مگر سوال یہ ہے اسے وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی جب کہ اسے مدد ملنے کا امکان سڑک پر تھا نہ کہ گلی میں۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ اسے وہاں لے جایا گیا تھا؟''

''زیادہ امکان یہی ہے۔''

''یہ کام قاتل نے کیا یا اس شخص نے جس کی کار سے وہ ٹکرایا تھا؟''

''میرا خیال ہے یہ کام قاتل کا ہے۔'' شیلا نے کہا تو مچ نے پلٹ کر بارنی کی طرف دیکھا، اس کا اشارہ واضح تھا۔ اس کے بعد شارک نے شیلا سے سوالات کیے۔ اس کا انداز کہیں زیادہ جارحانہ تھا مگر شیلا اثر لیے بغیر جواب دیتی رہی۔ مچ اس پہلی پیشی سے خوش تھا، اس نے جان بوجھ کر بارنی سے جرح نہیں کی۔ وہ یہ کام اگلی پیشی میں کرنا چاہتا تھا۔ مگر پیشی کے بعد جب اس کی شیلا سے پارکنگ میں ملاقات ہوئی تو اس نے کہا۔

''مجھے لگ رہا ہے بارنی بچ جائے گا۔ درحقیقت ہمارے پاس مضبوط شواہد نہیں ہیں۔''

''اس کے ٹولز پر میل بری کا خون ہے۔'' مچ کی خوشی ماند پڑ گئی تھی۔

''مگر اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ جان لیوا ضرب اسی نے لگائی تھی۔ ممکن ہے وہ حادثے میں لگنے والی چوٹ سے مرا ہو۔'' شیلا نے کہا۔ ''پھر تم بھول رہے ہو وہ خود تشدد کا شکار ہے اور اپنی فیملی گنوا چکا ہے۔ یہ بات جیوری کو متاثر کرے گی۔''

شیلا کا کہنا درست ثابت ہوا۔ اگلی پیشی میں شارک نے بارنی کی زندگی کا یہ پہلو اتنے مؤثر انداز میں پیش کیا اور پولیس کی نااہلی کا ایسے ذکر کیا جیسے وہ خود اس کے خاندان پر ہونے والے تشدد میں شامل تھی۔ اس پر جیوری کے تاثرات سابقہ پیشی سے بالکل بدل گئے تھے اور اسی پیشی میں شارک نے اس کی ضمانت کی درخواست بھی دائر کردی۔ شیلا نے پھر پیش گوئی کی کہ اگلی پیشی میں بارنی کی ضمانت ہوجائے گی اور ایسا ہی ہوا تھا۔ تیسری پیشی کے بعد جب وہ کمرائے عدالت سے باہر آئے تو مچ سخت مایوس تھا' اسے اندازہ نہیں تھا کہ ضمانت اتنی آسانی سے منظور ہوجائے گی جب کہ ابھی جیوری نے فردِ جرم بھی عائد نہیں کی تھی۔ برآمدے میں اس کا سامنا بارنی سے ہوا تو مچ نے طنزیہ انداز میں کہا۔ ''مبارک ہو تم پھر آزاد ہو۔''

''کیونکہ میں نے کچھ نہیں کیا۔'' وہ بولا اور اپنی جیب سے سگریٹ نکال کر اس کا فلٹر توڑ کر نیچے پھینک دیا اور باقی سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر لائٹر سے سلگایا۔ ''میں جلد رہا ہوجاؤں گا۔'' اس نے کہا اور دھواں اڑاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ آج لیو نہیں آیا تھا۔ مچ دفتر پہنچا اور اس نے کیس کی فائل اپنی میز پر پٹخ دی۔

''کیا فائدہ ہوا اتنی محنت کا، وہ شارک کا بچہ کتنی آسانی سے ہم سے شکار چھین کرلے گیا۔''

''کیس ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔'' لیو نے اسے تسلی دی۔ ''ابھی ہمارے پاس وقت ہے' ہم مزید تفتیش کرسکتے ہیں۔''

''ہاں تم نے ٹھیک کہا۔'' مچ چونک کر بولا۔ ''میں سوچ رہا ہوں ایک بار پھر جائے واردات کا چکر لگاؤں۔''

پہلے اس نے لیو سے جھوٹ بولا تھا مگر اس بار وہ سچ مچ وہاں جانا چاہتا تھا۔ وہ دوپہر کے بعد دفتر سے نکلا۔ موسم کسی قدر بہتر ہوگیا تھا اور آخری برف باری کے آثار تقریباً مٹ گئے تھے۔ وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس کی گاڑی سے میل ٹکرایا تھا۔ یہاں سڑک برف سے صاف کردی گئی تھی۔ اس نے گاڑی ذرا آگے روکی اور اتر کر اس جگہ کا معائنہ کیا۔ میل اسی گلی سے نکلا تھا۔ فرش پر لاش کا وائٹ اسکیچ اب تک بنا ہوا تھا اور یہ جگہ سڑک سے تقریباً بیس فٹ کی دوری پر تھی۔ یہ کچرے والی گلی تھی جو دو سڑکوں کو آپس میں ملا رہی تھی' اس میں جابجا ڈسٹ بن اور کچرے کے ڈبے رکھے ہوئے

تھے۔ اس نے ڈبوں میں جھانکا۔ ڈسٹ بن تالا لگا کر بند تھا۔ مگر کریدنے والوں نے اس کا ڈھکن توڑ دیا تھا۔

جج نے اندر جھانکا تو بدبو نے اس کا استقبال کیا۔ پھر وہ کچرے سے بچتا ہوا دوسری سڑک پر آیا اور بارنی ورکشاپ کا بورڈ کچھ ہی دور سڑک کے پاس دکھائی دیا۔ واقعی یہ جگہ حادثے کے مقام سے سو گز دور بھی نہیں تھی۔ جج نے چشمِ تصور سے دیکھا کہ بارنی سے پٹ کر میل ہراساں اور شدید زخمی حالت میں بھاگتا ہوا آ رہا تھا اور اس نے یہ گلی کراس کی اور عجلت میں اس کی کار کے سامنے آ گرا۔ کار اس پر سے گزر گئی اور اسے مزید زخمی کر دیا لیکن اسے جان لیوا زخم بارنی نے ہی لگائے تھے کیونکہ کار کے پہیے اس کے سینے اور پیروں پر سے گزرے تھے اور اس کی موت سر کی چوٹ سے ہوئی تھی۔ مگر یہ واضح نہیں تھا کہ موت والی چوٹ کس طرح آئی ہے۔ اس صورت میں بارنی کی بچت کے امکانات تھے۔ جج سوچتے ہوئے اپنی کار کی طرف جا رہا تھا کہ اسے ڈسٹ بن کے ساتھ زمین پر کچھ نظر آیا۔

اس نے جھک کر اسے اٹھایا۔ یہ سگریٹ کے فلٹر کا ٹکڑا تھا جسے باقی سگریٹ سے توڑ کر الگ کیا گیا تھا۔ جج کو یاد آیا، بارنی نے اس کے سامنے سگریٹ سلگایا تھا تو اس نے بھی ایسے ہی فلٹر توڑ کر الگ کر دیا تھا۔ جج پُرجوش ہو گیا... اس فلٹر کی یہاں موجودگی بتا رہی تھی کہ بارنی نے قطعی جھوٹ بولا تھا۔ وہ میل کے پیچھے یہاں آیا تھا یا وہ اس پر اسی گلی میں تشدد کر رہا تھا جب میل اس سے بچنے کے لیے اندھا دھند بھاگا اور گلی سے نکلتے ہوئے اس کی کار کے سامنے آ گرا۔ بارنی یہ دیکھ کر چھپ گیا تھا مگر جب اس نے نائن ون ون کو کال کی اور میل کو چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا تو بارنی دوبارہ آیا اور میل کو کھینچ کر گلی میں لے گیا جہاں اس نے اس پر مزید وار کر کے اسے تقریباً ختم کر دیا۔ اب جج جان گیا تھا کہ میل بری بار بار کیا کہہ رہا تھا، وہ اسے بارنی سے بچانے کو کہہ رہا تھا۔ اسی لیے اس نے ایمبولینس کے بجائے پولیس کو کال کرنے کو کہا تھا۔

جج نے محسوس کیا کہ اسے بارنی کے ماضی کے بارے میں مزید تحقیق کرنا ہوگی۔ وہ گھر جانے کے بجائے واپس دفتر پہنچا اور اس نے اپنے کمپیوٹر پر بارنی کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس میں اس کے خاندان پر ہونے والے حملے کی معلومات بھی تھیں اور ان میں تصویریں بھی تھیں۔ جج... بارنی اس کی بیوی اور بیٹی کی تصویریں دیکھ کر لرز اٹھا تھا۔ آئے دن اس کا واسطہ مجرموں سے پڑتا تھا مگر اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ انسان اس قدر بھی درندہ ہو سکتا ہے۔ بارنی کی بیٹی کو صرف ریپ نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس پر اتنا زیادہ تشدد ہوا تھا کہ بیان سے باہر تھا۔ یہ سب بارنی کی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا۔ اگر ان لوگوں کی بارنی سے کوئی دشمنی نہیں تھی تو وہ شیطان کے چیلے تھے جنہوں نے صرف اپنی شیطانیت کی تسکین کے لیے یہ سب کیا تھا۔ پھر جج نے ان لوگوں کی تفصیل نکالی جنہیں پولیس نے شبہے میں گرفتار کیا تھا اور وہ سب عدم ثبوت کی بنا پر رہا ہو گئے تھے۔ یہ کل چھ افراد تھے۔

جج نے ان افراد کے بارے میں معلوم کیا تو وہ حیران ہوا۔ ان میں سے چار قتل کیے جا چکے تھے اور ان کی تشدد زدہ لاشیں ویران مقامات سے ملی تھیں۔ پولیس ان میں سے کسی ایک کے قاتل کو بھی گرفتار نہیں کر سکی تھی۔ پانچواں فرد جس پر تشدد کے الزام میں بارنی کو گرفتار کیا گیا تھا، وہ زندہ تھا مگر اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ بارنی اس کیس میں اس لیے بچ گیا کہ اس نے ورکشاپ میں اپنی موجودگی ثابت کر دی تھی۔ زخمی نے اسی پر الزام لگایا تھا۔ اسی رپورٹ میں چھٹے فرد کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ غائب تھا۔ جج نے بارنی کے خاندان کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کے بعد کی تاریخوں میں شہر میں ہونے والے تشدد کے واقعات کی فہرست نکالی جس میں مقتول یا مضروب پر حملہ کرنے والے کا سراغ نہیں ملا تو ایسے ایک درجن واقعات سامنے آئے اور ان سب میں مشترک بات یہ تھی کہ مرنے والوں یا زخمیوں کو اوزاروں سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا اور پولیس ان پر تشدد یا قتل کرنے والے کو تلاش نہیں کر سکی تھی۔

جج حیران رہ گیا... تین سال میں اتنا کچھ ہو گیا تھا اور پولیس بارنی کے خلاف کچھ کرنے میں ناکام رہی تھی۔ مشکوک چھ افراد کے علاوہ کم سے پانچ افراد مارے گئے تھے اور چار افراد شدید زخمی تھے جن میں سے دو عمر بھر کے لیے معذور ہو گئے تھے۔ ان کا بیان تھا کہ ان پر تشدد کرنے والے فرد نے صرف ان سے ایک ہی بات پوچھی تھی کہ انہوں نے کن کن لوگوں کو اپنا نشانہ بنایا ہے۔ جج ان سب کی الگ الگ پولیس ہسٹری نکال رہا تھا اور یہ بات سامنے آ رہی تھی کہ وہ سب کسی نہ کسی وقت تشدد آمیز کارروائیوں میں ملوث رہے تھے اور انہوں نے عورتوں یا بوڑھے لوگوں کو اپنا نشانہ بنایا تھا۔ ان میں سے بیشتر سزا یافتہ تھے۔ یہ کیسز سارے شہر میں ہوئے تھے اور ان کا

مشترکہ ریکارڈ نہیں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ پولیس نے انہیں ایک کیس سمجھا ہی نہیں تھا۔ یہ پولیس کی نااہلی تھی۔ اس نے شیلا کو کال کی، وہ اپنے گھر پر تھی اور اسے اپنی تحقیق کے بارے میں بتایا تو وہ حیران ضرور ہوئی لیکن پھر اس نے کہا۔

''شیلا گو پولیس کا محکمہ بہت بڑا ہے اور اس میں روز سیکڑوں نئے کیسز آتے ہیں اس لیے چند کیسز کا آپس میں موازنہ ممکن نہیں ہے۔ یہ تو درجن سے زیادہ مختلف پولیس آفسز کے کیسز ہیں۔''

جج نے اصرار کیا۔ ''ان میں ٹولز سے تشدد مشترک ہے۔''

''صرف مشی گن میں ہر سال ٹولز سے تشدد کے پانچ ہزار واقعات ہوتے ہیں اور کم سے کم سو اموات ہوتی ہیں۔''

جج نے محسوس کیا کہ شیلا اس معاملے میں زیادہ پُرجوش نہیں ہے اور وہ اس کی تحقیق کو اہمیت نہیں دے رہی... یہ فطری بات تھی، پولیس اٹارنی آفس کو اپنے ماتحت سمجھتی ہے کہ وہ جو کیس دے اٹارنی آفس کو اسے ہی لڑنا چاہیے۔ اگر اٹارنی کی طرف سے تحقیق ہوگی تو پولیس اسے اپنے کام میں مداخلت تصور کرتی ہے۔ شیلا کا رویہ قابلِ فہم تھا۔ جج ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔ اسے لگا کہ اگر اسے بارنی کو سزا دلوانی ہے تو اسے خود کوشش کرنا ہوگی۔ مگر وہ کیا کر سکتا تھا؟ اس نے سوچا اور سب سے پہلے بارنی کی نگرانی کا فیصلہ کیا۔ اگلے دن وہ دفتر سے نکلا اور بارنی کے ورکشاپ پہنچ گیا۔ اس نے گاڑی ذرا دور پارک کی تھی اور ورکشاپ کے دروازے کی نگرانی کرنے لگا۔ سورج جلدی ڈوب گیا اور تاریکی چھا گئی... سات بجے بارنی نے ورکشاپ بند کی اور اپنی سیاہ رنگ کی وین میں بیٹھ کر روانہ ہوا۔ جج اس کے پیچھے لگ گیا۔ وہ تقریباً تیس چالیس فٹ پیچھے رہ کر ڈرائیو کر رہا تھا۔

دس منٹ بعد کار ایک عام سی عمارت کے باہر رکی۔ وہاں آوارہ گرد قسم کے لوگ جمع تھے۔ شراب اور منشیات کا دور چل رہا تھا۔ بارنی ان سے علیک سلیک کرتا ہوا عمارت کے اندر چلا گیا۔ عمارت پر ہام ویلفیئر کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد جج بھی گاڑی سے اتر کر عمارت تک آیا۔ کسی نے اسے روکا نہیں اور وہ آرام سے اندر پہنچ گیا۔ گراؤنڈ فلور پر مفلوک الحال اور بے گھر لوگوں کے لیے کھانے کا انتظام تھا۔ ایک طرف لوہے کی سلاخوں کے پیچھے کچن تھا جہاں سے کھانے کی خوشبو... آ رہی تھی۔ جج نے جھانک کر دیکھا تو اسے بارنی ایپرن میں ایک دیگچی کے سامنے کھڑا چمچہ چلاتا نظر آیا۔ گویا وہ یہاں باورچی کے طور پر کام کرتا تھا اور شاید رضاکارانہ کام کرتا تھا۔ اسی لمحے عقب سے کوئی آیا تو جج جلدی سے سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ مگر آنے والا اس پر توجہ دیے بغیر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی جج نے دوبارہ جھانکا تو بارنی کو اپنی طرف نگراں پایا۔ اس نے جج کو دیکھ لیا تھا۔ وہ جلدی سے پیچھے ہو گیا اور زیرِ لب کہا۔

''شٹ...''

جج کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور وہ تیز قدموں سے باہر آیا۔ راستے میں ایک شخص سے ٹکرایا اور معذرت کرتا ہوا تقریباً بھاگ کر اپنی گاڑی میں گھس گیا۔ اندر بیٹھ کر اس نے چند گہرے سانس لیے اور اپنی حالت پر قابو پایا۔ یہ کام اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اس رات وہ اپنے گھر کے لاؤنج میں ٹہل اور سوچ رہا تھا کہ شیلا کی کال آئی۔ وہ اس سے اس کی تحقیق کے بارے میں پوچھ رہی تھی مگر اسی دوران ایک کلک کی آواز آئی اور جج چونکا پھر اس نے کال کاٹ دی۔ اسے لگا کہ شیلا اس کی آواز ریکارڈ کر رہی تھی۔ مگر کیوں؟ اس سوال کا جواب خدشے کی طرح اس کے ذہن میں آیا کہ اسے شک ہو گیا تھا کہ میل کو ہونے والے حادثے کے بعد پے فون سے کی جانے والی کال اصل میں اس نے کی تھی۔ اس نے جج کی آواز کا نمونہ حاصل کرنے کے لیے یہ کال کی تھی ورنہ جب جج نے اسے کال کی تھی تو اس نے کوئی دلچسپی نہیں لی تھی۔

کچھ پریشان ہونے کے بعد اس نے اس مسئلے کو ذہن سے جھٹک دیا۔ اگر شیلا نے اس کی آواز ریکارڈ کی ہے تب بھی اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس نے کوئی جرم نہیں کیا تھا، وہ کہہ سکتا تھا کہ وہاں سے گزر رہا تھا اور اس نے زخمی میل بری کو دیکھا تھا۔ اس کی گاڑی پر کوئی نشان نہیں تھا۔ اسے اصل فکر بارنی کی تھی۔ وہ خطرناک آدمی تھا اور جان گیا تھا کہ جج اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ اگلے دن وہ پھر دیر تک دفتر میں رہا اور دوسرے کیس دیکھتا رہا جو بارنی سے متعلق ہو سکتے تھے۔ اس نے واضح محسوس کیا کہ اگر ان کیسز کی جوائنٹ انٹروگیشن کی جائے تو بارنی کے گرد پھندا کسا جا سکتا تھا۔ مگر ایسا کون کرتا؟ اس نے سوچا اور جیکسن سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر وہ ان دنوں چھٹیوں پر تھا۔ وہ گھر کے لیے نکلا تو رات بھیگ چکی تھی۔ برف باری اور سرد ہواؤں میں کمی آئی تھی لیکن موسم اب بھی بے پناہ سرد تھا۔ وہ گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اچانک اس کے سیل فون کی بیل بجی، اس نے دیکھا ایک اجنبی نمبر تھا۔ اس نے کال ریسیو کی۔ دوسری طرف سے ایک کھردری آواز نے کہا۔

''مجھ سے دور رہو۔''

''بارنی۔'' وہ مشکوک لہجے میں بولا۔

''ہاں، میں بات کر رہا ہوں۔ میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں میرا پیچھا مت کرو۔ اس سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔''

''یہ تمہاری غلط فہمی ہے، میں جان گیا ہوں کہ تم نے میل بری کے ساتھ کیا کیا تھا۔''

''لگتا ہے تم نہیں مانو گے۔'' بارنی کا لہجہ سرد ہو گیا۔ ''تمہارا جو دل چاہے کرتے رہو۔''

بارنی نے کال کاٹ دی.... یچ نے یہ نمبر محفوظ کر لیا۔ بعد میں یہ بارنی کے خلاف ثبوت کے طور پر کام آ سکتا تھا بشرطیکہ یہ اسی کا نمبر ہوتا۔ گھر کے پاس اس نے ریموٹ کا بٹن دبایا اور گاڑی گیراج میں روکی یہاں سامنے دیوار پر اس کے اوزار سجے ہوئے تھے۔ اس نے دروازہ بند کیا اور اندر آیا۔ روز میک کو لے کر سو گئی تھی۔ اس رات یچ نے بہت خوفناک خواب دیکھا کہ ایک نقاب پوش اس کے گھر میں اور اس کے بیڈ روم میں ہے اور وہ میک کے جھولے کے پاس کھڑا ہے۔ پھر میک کے رونے کی آواز پر اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح وہ تیار ہو کر جانے کے لیے گیراج میں آیا تو اس نے اوزاروں والے ریک پر ایک پرچہ لگا پایا اس پر ایک جملہ لکھا تھا۔

''میرا پیچھا چھوڑ دو ورنہ...''

تب یچ نے دیکھا کہ ریک سے ہتھوڑی غائب تھی اور گیراج کا دروازہ ایک فٹ تک کھلا ہوا تھا۔ اس کے جسم میں خوف کی سرد لہر سی دوڑ گئی ... وہ اندر آیا اور اس نے روز سے کہا۔ ''گیراج کے دروازے میں مسئلہ ہو گیا ہے وہ ایک فٹ تک کھل رہا ہے۔ تم اندر والا دروازہ بند رکھنا ورنہ کوئی اندر آ سکتا ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' روز نے کہا۔ یچ نے اسے پرچے یا ہتھوڑی کی گم شدگی کے بارے میں نہیں بتایا تھا، اسے یقین تھا یہ دونوں کام بارنی کے تھے۔ جس وقت وہ اسے کال کر رہا تھا اس وقت وہ اس کا پیچھا بھی کر رہا تھا۔ جب وہ اندر چلا گیا تو اس نے زور لگا کر گیراج کا دروازہ اوپر کیا اور اندر آ کر یہ کارروائی کی تھی۔ تحریر بہت خراب تھی اور یقیناً جان بوجھ کر خراب انداز میں لکھی گئی تھی تاکہ بعد میں اس کے خلاف ثبوت نہ بن سکے۔ یچ دفتر آیا تو اس کا دماغ منتشر تھا اور وہ کام پر توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔ اس نے لیو سے درخواست کی کہ آج کی پیشی وہ اکیلے دیکھ لے۔ آج کوئی خاص پیشی نہیں تھی۔ اس لیے لیو اکیلا ہی عدالت چلا گیا۔ بہت سوچنے کے بعد اس کے ذہن میں ایک ہی خیال آیا...

اس نے ہچکچاتے ہوئے جمی کو کال کی۔

''میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔''

جمی نے کوئی سوال نہیں کیا اور بولا۔ ''ریکس بار آ جانا میں شام میں وہیں ہوتا ہوں۔''

ریکس بار شکاگو کے اس علاقے میں تھا جہاں یچ اور جمی پلے بڑھے تھے۔ وہاں سب ان کے جاننے والے تھے۔ یچ نہیں چاہتا تھا کہ ان کے سامنے جمی سے ملے۔ مگر مجبوری تھی جمی نے اسے وہیں بلایا تھا۔ وہ شام کے وقت دفتر سے نکلا اور ریکس بار پہنچا۔ جمی نے اپنے اور یچ کے لیے شاٹ کا آرڈر دیا تو یچ نے منع کیا مگر اس نے ان سنی کر کے آرڈر دہرایا اور یچ کی طرف دیکھا۔ ''ہاں اب بولو؟''

یچ نے اسٹول پر پہلو بدلا۔ ''تم بارنی والے کیس سے واقف ہو؟''

جمی نے سر ہلایا۔ ''ہاں میں اخبارات دیکھتا رہتا ہوں۔ بارنی کے بارے میں جانتا ہوں، وہ خطرناک آدمی ہے۔''

''میں چاہتا ہوں تم ایک دن کے لیے اس کی نگرانی کرو۔''

''نگرانی، مگر کیوں؟'' جمی حیران ہوا۔

''مجھے یقین ہے میل بری کا قاتل وہی ہے اور میں اس کے خلاف ثبوت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔''

''یہ کام پولیس کا ہے۔''

''پولیس اپنا کام نہیں کر رہی ہے۔'' یچ کہتے کہتے رکا کیونکہ بارٹینڈر نے ان کے سامنے چھوٹے گلاسوں میں دو شاٹ رکھ دیے تھے۔ جمی نے ایک ہی سانس میں اپنا گلاس خالی کر دیا مگر یچ نے دو بار میں خالی کیا تھا۔ جمی نے اپنے لیے اور گلاس منگوایا۔

''جمی، میں اس کیس میں پھنس رہا ہوں۔'' یچ نے آہستہ سے کہا، تو جمی چونکا۔

''تم کیسے؟''

''پولیس کو مجھ پر شبہ ہے کہ میل بری جس گاڑی سے آیا وہ میری تھی۔''

''تو کیا نہیں تھی؟''

یچ نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا۔ ''اگر مجھ پر شبہ [illegible] تو یہ میرے کیریئر کے لیے فل اسٹاپ بن جائے گا۔ فی الحال بارنی کے خلاف پولیس کے پاس ٹھوس ثبوت نہیں ہیں۔''

''تم چاہتے ہو کہ میں اس کا پیچھا کروں اور [illegible] ثبوت حاصل کروں؟''

یچ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں اصل کام خود کروں گا۔''

''اصل کام کیا ہے؟'' جمی نے دوسرا شاٹ بھی ایک ہی بار میں حلق میں انڈیل کر کہا۔ ''دوسرے تم جانتے ہو میں مار دھاڑ والا آدمی نہیں ہوں۔ میں منشیات کے چکر میں ضرور رہا ہوں لیکن اب اس سے بھی تائب ہو گیا ہوں۔ جب میں تم سے ملنے آیا تو میں جرم کی راہ چھوڑ چکا تھا۔''

یہ سن کر یچ کو اندر سے شرمندگی ہوئی اس نے جمی سے پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔ ''اب تم کیا کر رہے ہو؟''

''ایک پیپر کمپنی میں جاب کرتا ہوں۔'' جمی نے بتایا۔ ''ابھی ورکر ہوں لیکن جلد سپروائزر بن جاؤں گا۔ میں نے کورس کیا ہے اس کام کا۔''

یچ کو خوشگوار حیرت ہوئی.... ''یچ....'' اس نے کہا پھر ملتجی لہجے میں بولا۔ ''پلیز میری مدد کرو۔''

جمی سوچ رہا تھا پھر اس نے سر ہلایا۔ ''ٹھیک ہے۔ مجھے کیا کرنا ہوگا؟''

''بارنی شام سات کے آس پاس میں اپنا ورکشاپ بند کرتا ہے۔ تم اس کے بعد اس کی نگرانی کرو اور میں اس کے گھر میں گھس کر تلاشی لوں گا۔ مجھے یقین ہے وہ اس شہر میں ہونے والی بے شمار تشدد کی کارروائیوں میں ملوث ہے۔ وہ ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتا ہے جو عورتوں پر تشدد کرتے رہے ہیں اور پھر انہیں پکڑ کر ان پر تشدد کرتا ہے ممکن ہے وہ جاننے کی کوشش کرتا ہو کہ وہ اس کی بیوی اور بیٹی کے قتل میں تو ملوث نہیں تھے یا پھر وہ ایسے ہی ان لوگوں کو نشانہ بناتا ہے۔''

جمی پریشان نظر آنے لگا۔ ''یہ تو بہت خطرناک آدمی ہے۔''

''تمہیں اس کے پاس نہیں جانا ہے بس دور سے نگرانی کرنی ہے اور اگر وہ گھر کی طرف آئے تو تم مجھے خبردار کرو گے۔ یہ بالکل بھی خطرناک کام نہیں ہے۔''

جمی نے کچھ سوچا اور مان گیا۔ طے ہوا کہ وہ اگلے دن اپنی گاڑی لے کر آئے گا۔ وہ پہلے بارنی کے ورکشاپ کی طرف جائیں گے۔ اس کی وہاں موجودگی کی تصدیق کے بعد جمی اسے بارنی کے گھر کے پاس چھوڑ کر واپس ورکشاپ کی طرف چلا جائے گا۔ یچ شام کے وقت بظاہر دفتر سے گھر کے لیے روانہ ہوا مگر وہ راستے میں ایک جگہ رک گیا۔ پانچ بجے جمی اپنی پرانی ہائی روف میں وہاں پہنچا اور یچ اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی کار وہیں چھوڑ دی تھی۔ پہلے وہ بارنی کے ورکشاپ پہنچے۔ بارنی وہاں موجود تھا اور کام کر رہا تھا۔ اس کی طرف سے مطمئن ہو کر وہ بارنی کے گھر تک آئے۔ یہ دو منزلہ مکان تھا جو چاروں طرف سے دوسرے مکانات سے الگ تھا۔ یہاں سارے مکانات ایسے ہی تھے اور سب کے درمیان میں تیس چالیس فٹ کا فاصلہ تھا۔ شاید اسی لیے بارنی کے گھر میں ہونے والی واردات کا اس کے پڑوسیوں کو بھی علم نہیں ہوا تھا۔ جمی نے اسے اتارتے ہوئے کہا۔ ''احتیاط سے، کسی نے دیکھ لیا تو تم مشکل میں پڑ جاؤ گے۔''

''میں دیکھ بھال کر کام کروں گا۔'' یچ نے کہا۔ ''تم اپنا موبائل آن رکھنا۔''

''یہ آن ہے۔'' جمی نے کہا اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد یچ نے آس پاس دیکھا اور پھر بارنی کے مکان کے پہلو میں آیا۔ اس کا پتا اس نے پولیس ریکارڈ سے لیا تھا۔ اس طرف کچن کا دروازہ تھا مگر وہ اندر سے لاک تھا۔ پھر وہ عقبی حصے میں آیا یہاں بڑے سائز کا ڈسٹ بن رکھا تھا۔ یچ اس پر چڑھا اور ایک کھڑکی کا پٹ اوپر کرنے کی کوشش کی۔ ذرا سا زور لگانے پر وہ کامیاب رہا اور کھڑکی اوپر ہو گئی۔ اس نے آس پاس دیکھا اور کسی کو موجود نہ پا کر اندر اتر گیا اس نے کھڑکی واپس بند کر دی تاکہ کوئی دیکھے تو اسے شک نہ ہو۔ مکان اندر سے تاریک تھا اور وہاں ہلکی سی بو بسی ہوئی تھی جیسے وہاں صفائی ستھرائی کا زیادہ خیال نہ رکھا جاتا ہو۔ مکان زیادہ بڑا نہیں تھا۔ نیچے ایک نشست گاہ اور ایک لاؤنج تھا، اس کے ساتھ کچن اور ڈائننگ ایریا تھا۔ یہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ یچ اوپر آیا جہاں دو بیڈ رومز تھے۔ اس نے بارنی کے بیڈ روم کی تلاشی لی۔ وہ بہت احتیاط سے کام کر رہا تھا کہ کوئی نشان نہ رہنے پائے۔ مگر یہاں کچھ نہیں تھا۔ دوسرا بیڈ روم یقیناً اس کی بیٹی کا تھا اور ابھی یچ یہاں کی تلاشی لے ہی رہا تھا کہ جمی کی کال آئی۔

''وہ ورکشاپ سے نکلا ہے۔''

یچ فکر مند ہو گیا۔ ''کہاں جا رہا ہے؟''

''ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن رخ گھر کی طرف ہے۔''

''ٹھیک ہے تم اس کا پیچھا کرتے رہو اور جب پرانی اسٹیل مل کے پاس پہنچو اور بارنی پھر بھی آگے بڑھے تو مجھے خبردار کر دینا۔''

''اوکے۔'' جمی نے کہا اور کال [illegible] دی۔ یچ نے اس بیڈ روم کی تلاشی لی اور یہاں بھی اسے کچھ نہیں ملا۔ اب آخری منزل پر ترچھی چھتوں کے درمیان دو چھتی رہ گئی تھی۔ وہاں عام طور سے کاٹھ کباڑ رکھا جاتا ہے مگر وہ جگہ کوئی چیز چھپانے کے لیے بھی بہترین تھی۔ یچ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا۔ حسب توقع یہاں گھر کا وہ سارا کباڑ پڑا تھا جو کسی کام کا نہیں تھا اور اسے ٹھکانے لگانے کا وقت بھی نہیں تھا۔ اس لیے یہاں ڈال دیا گیا تھا۔ یچ پریشان ہو گیا، اس کباڑ

کے درمیان وہ کوئی ایسی چیز کیسے تلاش کرتا جو بارنی کے خلاف ثبوت کے طور پر استعمال ہوتی۔ وہ ایک طرف بڑھا تھا کہ اس کا پاؤں فرش کے تختے پر گیا۔ تختہ آگے سے ذرا اٹھ گیا جیسے فرش میں جڑا نہ ہو۔ جج نے جھک کر اس میں اپنی کار کی چابی پھنسائی اور اسے اٹھالیا۔ نیچے خلا تھا۔ اس خلا میں چمڑے کا چھوٹا سا بیگ تھا۔

جج نے اسے نکالا تو اس میں تیز دھار آلات رکھے ہوئے تھے، ان میں چاقو بھی تھے اور ریزر جیسی دھار والے استرے بھی۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا چرمی بیگ تھا اور اس میں دو عدد ہتھوڑیاں، لوہے کی چھوٹی راڈز اور ہاتھ میں پہننے والے آہنی کلپس تھے جس کی مدد سے دوسروں کا چہرہ بگاڑا جاسکتا تھا۔ جج کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی.... بالآخر وہ بارنی کے خلاف کچھ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ یہ یقیناً اس کے وہ اوزار تھے جن سے وہ دوسروں پر تشدد کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ان اوزاروں کو کتنا ہی صاف کیوں نہ کیا گیا ہو‘ ان پر خون کے آثار جدید سائنسی طریقے سے معلوم کیے جاسکتے تھے۔ سب سے آخر میں ایک شاپر تھا۔ جج نے اسے نکالا تو اس میں مختلف افراد کے ڈرائیونگ لائسنس، کریڈٹ کارڈز اور دوسرے شناختی کاغذات تھے۔ جج انہیں جانتا تھا‘ ان میں سے اکثر وہ لوگ تھے جو مارے گئے تھے یا غائب ہوگئے تھے۔ ان چیزوں کی یہاں موجودگی واضح کررہی تھی کہ ان کا قاتل بارنی ہی تھا۔ اچانک ہی موبائل کی بیل بجی تو وہ اچھل پڑا‘ اس نے جلدی سے کال ریسیو کی۔ دوسری طرف جمی تھا۔

”وہ پرانی اسٹیل مل کے پاس ایک شاپنگ اسٹور میں گیا ہے۔“

”تم کہاں ہو؟“ جج نے پوچھا۔

”میں مل کی پارکنگ میں ہوں۔“ جمی نے کہا۔

جج بے چین ہورہا تھا۔ ”کیا وہ ابھی تک اندر ہے؟“

”نہیں‘ وہ باہر آرہا ہے۔ مگر وہ اپنی گاڑی کی طرف نہیں جارہا ہے۔ وہ مل کی طرف جارہا ہے۔“

”مل میں اسے کیا کام ہوسکتا ہے؟“

”پتا نہیں‘ وہ اسٹور سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں کچھ تھا۔“

”کیا تھا؟“

”میں یقین سے نہیں کہہ سکتا... مجھے لگا اس کے ہاتھ میں کوئی اوزار ہے۔“

”اوزار۔“ جج جلدی سے بولا۔ ”جمی‘ وہاں سے فوراً نکل جاؤ...“

”کیوں...؟“

”جمی میری بات سنو۔“ جج چلایا اسی لمحے اسے عجیب سی آواز آئی جیسے کسی نے لکڑی پر کوئی ہتھوڑا دے مارا ہو۔ اس کے بعد جمی کی آواز بند ہوگئی تھی مگر کال نہیں کٹی تھی۔ ”جمی کیا ہوا... تم بول کیوں نہیں رہے ہو؟“

دوسری طرف خاموشی تھی اور پھر کال کاٹ دی گئی۔ جج کے ہاتھ سے شاپر چھوٹ گیا... وہ تیزی سے نیچے آیا اور سامنے والے دروازے سے باہر نکلا۔ اسے پروا نہیں تھی کہ کوئی اسے دیکھ لے گا، اسے صرف جمی کا خیال تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ بارنی نے اس پر حملہ کیا ہے اور پتا نہیں وہ کس حال میں ہوگا۔ وہ دوڑتا ہوا ہائی وے تک آیا اور اسے کراس کرکے کچے میدان سے ہوتا ہوا اس پرانی متروک اسٹیل مل کی طرف جانے لگا جو بیس سال پہلے بند کردی گئی تھی۔ اسے بھاگ دوڑ کی عادت نہیں تھی مگر وہ بھاگتا رہا۔ دوڑتے ہوئے مل کی پارکنگ میں داخل ہوا‘ وہاں جمی کی نیلی ہائی روف کھڑی تھی‘ وہ اس کے پاس آیا تو دروازے پر خون کا نشان دکھائی دیا۔ پھر فرش پر گھسیٹے جانے کے نشانات تھے جو مل کی عمارت کے اندر جارہے تھے۔ جج ہانپ رہا تھا۔ اس نے گاڑی سے جیک راڈ نکالا اور مل کے اندر کی طرف بڑھا۔ باہر سورج ڈوبنے والا تھا اور یہاں اندھیرا ہو گیا تھا۔ اس نے چلا کر جمی کو آواز دی۔ ”جمی‘ تم کہاں ہو؟“

جواب میں اسے کراہ نما آواز سنائی دی۔ آواز اوپر سے آئی تھی۔ وہ لوہے کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھنے لگا‘ ساتھ ہی وہ بار بار جمی کو آواز دے رہا تھا۔ جمی بھی اسے پکار رہا تھا اور اسے پتا چل رہا تھا کہ وہ کہاں ہوسکتا ہے۔ جج کو علم نہیں ہوا کہ اس کے اوپر جاتے ہی ایک طرف تاریکی سے بارنی نمودار ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں جمی کا موبائل تھا‘ وہ اس سے نائن ون ون کے آپریٹر کو کال کررہا تھا۔ کال کرکے اس نے موبائل زمین پر پھینکا اور باہر نکل گیا۔ دوسری طرف جج پاگلوں کی طرح سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، یہاں فلور کی اونچائی بہت زیادہ تھی اور تیسرے فلور تک آتے آتے اس کی حالت بری ہوگئی تھی۔ جمی کی آواز اب مدھم اور کربناک ہوتی جارہی تھی۔ بالآخر جج ایک ہال میں داخل ہوا جہاں شفاف پلاسٹک کے پردے لٹک رہے تھے اور جمی ان کے پیچھے فرش پر لاچار پڑا تھا۔ وہ سر سے پاؤں تک خون میں نہایا ہوا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ بارنی نے اس پر بے پناہ تشدد کیا ہو۔

”جمی میرے بھائی۔“ جج نے اس پر جھکتے ہوئے کہا۔ اس نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا مگر یہاں بے پناہ لوہے کی وجہ سے سگنل نہیں تھے۔ اس نے موبائل رکھا اور جمی کو دونوں بازوؤں میں اٹھا کر نیچے لانے لگا۔ جمی تکلیف سے چلا رہا تھا اور اسے کچھ کہنے کی کوشش کررہا تھا مگر اس کے منہ سے خون ابل رہا تھا اس لیے اس سے بولا نہیں جارہا تھا۔ جج بڑی مشکل سے رک رک کر اسے نچلے فلور تک لایا... درمیان میں اسے پولیس سائرن کی آواز سنائی دی اور اسے خیال آیا تھا کہ پولیس کو کس نے مطلع کیا لیکن یہ اچھی بات تھی اب جمی کو فوری طبی امداد ملتی۔ اس کی حالت اچھی نہیں تھی۔ وہ نیچے آیا اور اس نے موبائل دیکھا‘ اس پر سگنل تھے اس نے نائن ون ون کال کرکے ایمبولینس کو پرانی اسٹیل مل بھیجنے کو کہا اور موبائل رکھا ہی تھا کہ مسلح پولیس نے اندر آکر اسے گھیر لیا اور چلا چلا کر اسے دونوں ہاتھ سر پر رکھنے کو کہا۔ اس نے تعمیل کی اور بولا۔ ”پلیز اسے طبی امداد کی ضرورت ہے۔“

جیسے ہی جج دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر پیچھے ہوا‘ دو پولیس والے اس کے عقب میں آئے اور اسے قابو کرکے ہتھکڑی پہنادی۔ دو پولیس والے جمی کو دیکھ رہے تھے اور ساتھ ہی ایمبولینس کے لیے کہہ رہے تھے۔ جج کو لے جاکر پولیس کار میں بٹھادیا گیا تھا۔ ایک گھنٹے بعد وہ پولیس اسٹیشن میں پوچھ گچھ کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ چند منٹ بعد دروازہ کھلا اور شیلا اندر آئی۔ اس نے ایک فائل اٹھا رکھی تھی۔ جج نے اس سے پوچھا۔ ”جمی کیسا ہے؟“

”وہ کومے میں ہے۔“ شیلا اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔ ”لیکن ڈاکٹر پُرامید ہیں وہ بچ جائے گا۔“

”یہ ضروری ہے۔“

”تم نے اس کے ساتھ یہ کیوں کیا؟ کیا اس لیے کہ وہ تمہارا سوتیلا بھائی ہے؟“

”میں نے؟“ جج نے بے یقینی سے کہا۔ ”اگر میں نے ایسا کیا تو مجھے نائن ون ون کال کرکے ایمبولینس کے لیے کہنے کی کیا ضرورت تھی؟“

”کیونکہ تم نے پولیس سائرن کی آواز سن لی تھی۔“ شیلا خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ ”جج صرف یہی نہیں‘ تمہارے خلاف اور بھی کچھ ملا ہے۔“ اس نے فائل سے ایک ٹیپ نکال کر جج کی کال کی ریکارڈنگ چلائی جس میں وہ مِکل بری کے لیے ایمبولینس کے لیے کہہ رہا تھا۔ ”جج ٹریک سے ثابت ہے کہ یہ تمہاری آواز ہے۔“

جج کے پاس انکار کا جواز نہیں تھا۔ اس نے اعتراف کرلیا۔ ”ہاں یہ کال میں نے کی تھی۔“

”مگر اپنے بارے میں نہیں بتایا۔“ شیلا کا لہجہ طنزیہ ہوگیا۔

”وہ غلطی میری نہیں تھی‘ وہ بارنی کے تشدد سے بچنے کے لیے بھاگا اور اچانک میری گاڑی کے سامنے آگیا۔“

”تم نے پولیس کو اطلاع نہیں دی۔“

”کیونکہ میں خوفزدہ تھا۔“ وہ تیز لہجے میں بولا۔ ”لیکن خدا کے لیے میرا یقین کرو۔ بارنی قاتل ہے‘ اسی نے جمی کا یہ حشر کیا ہے۔ یہ بتاؤ کہ پولیس کو کیسے پتا چلا؟“

”نائن ون ون کو جمی کے موبائل سے کال کی گئی تھی‘ وہ شدید زخمی تھا اور مدد طلب کررہا تھا۔“

”یہ جھوٹ ہے‘ جمی کا موبائل اس کے پاس نہیں تھا۔ وہ یقیناً بارنی نے لے لیا تھا اور اسی نے نائن ون ون کو کال کی ہوگی۔“

شیلا کے تاثرات بتارہے تھے کہ اسے جج کی بات کا

اقوال زریں

☆......توبہ روح کا غسل ہے جتنی بار کیا جائے روح میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

☆......اپنے گناہ کے سوا دنیا کی کسی چیز سے خوف نہ کرو اور اپنے اللہ کے سوا کسی سے کوئی امید نہ رکھو۔

☆......اگر خوشی کا ایک در بند ہوجائے تو اللہ پاک ایک اور در کھول دیتا ہے مگر ہم وہ کھلا در دیکھ نہیں پاتے کیونکہ ہم بند دروازے کے سامنے رو رہے ہوتے ہیں۔

☆......وہ رشتے کبھی نہیں ٹوٹتے جن کی بنیاد میں سچائی، خلوص اور پیار ہوتا ہے۔

☆......اپنوں کو ہمیشہ اپنے ہونے کا احساس کرواؤ، ورنہ وقت آپ کے اپنوں کو آپ کے بنا جینا سکھادے گا۔

☆......جو شخص ہمیشہ تمہاری خوشی چاہے یاد رکھو اس کا اداس ہونا تمہارے لیے فکر کی بات ہے۔

مرسلہ: رضوان تنولی کریڑوی، اورنگی ٹاؤن، کراچی

قطعی یقین نہیں آیا۔اس نے اپنا ٹیپ فائل میں رکھا۔''پولیس کو ہتھوڑی ملی ہے جس پر تمہاری انگلیوں کے نشانات ہیں۔اسی سے جمی پر تشدد ہوا ہے۔''

''کیونکہ وہ میری ہے اور میرے گیراج سے چرائی گئی ہے۔''

''کس نے؟''

''بارنی نے۔''

''تم نے رپورٹ نہیں کی۔''شیلا نے پوچھا تو مچ کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔شیلا کھڑی ہو گئی ۔''مجھے افسوس ہے مچ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔''

''پلیز میرا یقین کرو بارنی ہی اصل شخص ہے تم اسے نظر انداز کر کے اسے موقع دے رہی ہو کہ وہ مزید لوگوں کو قتل کرے۔اس نے چالاکی سے کام لیا اور میرے بھائی کو میری ہی ہتھوڑی سے مارا۔اس نے دستانے پہن رکھے ہوں گے اس لیے انگلیوں کے نشان میرے ہیں۔''

شیلا کمرے سے نکل گئی اور مچ سر تھام کر بیٹھ گیا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ بارنی اس قدر چالاک ثابت ہوگا۔ پتا نہیں جمی سے غلطی ہوئی تھی یا اس نے خود بھانپ لیا تھا کہ اس کا تعاقب ہو رہا ہے۔وہ جان بوجھ کر جمی کو پرانی اسٹیل مل کی طرف لے گیا اور پھر اسے دھوکے سے شکار کر لیا۔جمی کی حالت کا سوچ کر مچ کا دل ڈوب رہا تھا۔وہ سمجھتا تھا کہ شاید اسے اپنے بھائی سے محبت نہیں ہے مگر اب اس کا دل تڑپ رہا تھا۔جمی کا بچنا ضروری تھا صرف اس لیے نہیں کہ وہ اس کا بھائی تھا بلکہ اس لیے بھی کہ وہی اس کی بے گناہی کی گواہی دے سکتا تھا۔وہ اس کی وجہ سے اس حال کو پہنچا تھا۔نہ جانے کتنی دیر وہ اسی طرح سر جھکائے بیٹھا رہا۔ اچانک نگران آفیسر نے کمرے میں جھانکا اور کہا۔''تمہاری کال آئی ہے۔ریسیو کرو۔''

کمرے میں ایک طرف دیوار پر فون نصب تھا۔مچ نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو دوسری طرف سے آواز آئی۔''مچ۔''

مچ نے بے یقینی سے کہا۔''بارنی'یہ تم ہو؟''

''ہاں'یہ میں ہوں۔''اس نے کہا۔

مچ کا غصے سے برا حال ہو گیا۔''تم نے جمی کو مارا... کیوں؟''

''کیونکہ تم لوگ میرے پیچھے پڑ گئے ہو اور اب مجھے حرکت میں آنا ہے۔''

''حرکت میں آنا ہے۔''مچ نے اس کے الفاظ دہرائے'وہ تشویش زدہ ہو گیا تھا۔''کیا مطلب... بارنی'تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔''

''تم جانتے ہو میرے ساتھ کیا ہوا تھا اور میں نے کیا محسوس کیا تھا؟''

''میں جانتا ہوں۔''مچ کی آواز کانپ رہی تھی۔

''اب تم وہی درد محسوس کرو گے جو میں نے کیا تھا۔''

''بارنی تم کہاں ہو؟''مچ چلایا مگر بارنی کال کاٹ چکا تھا۔مچ نے کریڈل پر ہاتھ مارا اور چلایا۔''بارنی میری بات سنو... پلیز... بارنی۔''

شور سن کر نگران آفیسر اندر آگیا۔مچ دروازے کی طرف بڑھا۔''مجھے جانے دو،وہ میرے گھر پہنچ گیا ہے۔''

''بکواس مت کرو۔''نگران نے اس کا ہاتھ مروڑ کر اسے دیوار سے ٹکایا اور اس کی کمر پر ضرب لگائی۔مگر مچ پر وحشت طاری ہو رہی تھی۔اس نے اچانک سر پوری قوت سے پیچھے مارا... وہ آفیسر کی ناک پر لگا۔اسے یقیناً تارے نظر آگئے تھے۔مچ نے دوسری بار اس کے منہ سے سر ٹکرایا تو وہ کراہ کر نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔مچ نے اس کی جیب سے چابیاں نکالیں اور پھر بیلٹ سے اس کا پستول نکال کر باہر آیا۔وہ اس جگہ سے اچھی طرح واقف تھا اس لیے سامنے سے نکلنے کے بجائے وہ باتھ روم والے حصے میں آیا اور ایک روشن دان کا شیشہ کھول کر باہر نکل آیا۔پارکنگ میں پہنچ کر اس نے چابیوں سے منسلک ریموٹ کا بٹن دبایا تو ایک طرف کھڑی کار نے آواز نکالی۔مچ اس کی طرف بڑھا تھا کہ سامنے سے دو پولیس والے نمودار ہوئے۔وہ اس کی طرف آرہے تھے۔مچ کا دل رک گیا... اسے لگا کہ وہ پکڑا جائے گا مگر وہ دونوں اس کے پاس سے گزر گئے۔وہ تیزی سے کار تک آیا اور اس کا دروازہ کھول کر اندر گھس گیا۔اب باہر نکلنے کا مرحلہ تھا۔جب تک گیٹ کیپر مطمئن نہیں ہوتا وہ گیٹ نہیں کھولتا۔وہ کار اسٹارٹ کر کے گیٹ تک لایا۔گیٹ کیپر نے جھانک کر دیکھا اور پھر اس نے کہا۔

''گڈ نائٹ مسٹر کوسلر۔''

مچ نے اطمینان کا سانس لیا۔''گڈ نائٹ۔''اس نے کہا اور گیٹ کھلتے ہی گاڑی باہر نکال کر لے گیا۔عین اسی وقت شیلا پوچھ گچھ والے کمرے کے سامنے پہنچی تو نگران ہوش میں آرہا تھا اسے زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی۔شیلا نے اس کے منہ پر پانی ڈالا تو وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گیا۔اس نے بتایا کہ مچ کو کسی کی کال آئی تھی اور پھر وہ جیسے پاگل ہو گیا۔اسے روکنے کی کوشش کی تو اس نے اچانک اس پر حملہ کر

اسے بے ہوش کر دیا اور اس کے کی کار کی چابیاں اور پستول لے کر فرار ہو گیا۔ شیلا فکر مند ہو گئی۔ اس نے گیٹ پر کال کی ....تو پتا چلا کہ جج چند منٹ پہلے نکلا ہے۔ شیلا نے سوچا اور آفیسر کو پیٹرول پولیس کو خبردار کرنے کا کہہ کر باہر کا رخ کیا، اسے اندازہ تھا کہ جج کہاں گیا ہوگا۔

☆☆☆

بارنی اس وقت جج کے مکان کے سامنے اپنی سیاہ وین میں موجود تھا۔ مکان اندر سے تاریک تھا کیونکہ روز باہر گئی ہوئی تھی۔ وہ اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے جج کو کال کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا تھا، اسے معلوم تھا کہ وہ چھوٹ کر آنہیں سکتا اور پولیس اس کی بات پر اعتبار نہیں کرے گی۔ بارنی کو خطرہ نہیں تھا۔ جج سے گفتگو کے تقریباً بیس منٹ بعد نیلی کار نمودار ہوئی اور گیراج کا دروازہ کھلا جیسے ہی کار اندر گئی دروازہ بند ہو گیا۔ بارنی نے کچھ دیر انتظار کیا اور پھر مرکزی دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے کال بیل بجائی تو روز نے آکر دروازہ کھولا۔ بارنی نے مہذب لہجے میں کہا۔ ”مسز نیلسن میں ڈیٹیکٹو کارسن جوزف ہوں' مجھے جج کے بارے میں آپ سے کچھ سوالات کرنے ہیں۔“

”کیسے سوالات؟“ روز پریشان ہو گئی۔

”مسز نیلسن کو اس کے بھائی پر قاتلانہ حملے کے شبہے میں گرفتار کیا گیا ہے اور وہ اس وقت پولیس اسٹیشن میں ہے۔“

روز شاپنگ کے لیے باہر گئی تھی۔ ”میرے خدا...وہ ٹھیک تو ہے نا؟“

”یس مسز نیلسن' وہ بالکل ٹھیک ہے۔“

اسی لمحے اندر سے میک کے رونے کی آواز آئی تو روز نے کہا۔ ”ایک منٹ آفیسر میں ابھی آئی۔“

روز اندر آئی اور میک کو اس کی باسکٹ سمیت اٹھا لیا۔ وہ تنہائی محسوس کر کے رونے لگا تھا۔ وہ واپس آئی تو ساکت رہ گئی کیونکہ آفیسر لاؤنج میں کھڑا ہوا تھا۔ اس نے معذرت کی۔ ”سوری میں بغیر پوچھے اندر آ گیا۔“

الفاظ کے برعکس اس کے لہجے میں معذرت نہیں تھی۔ بلکہ روز کو اس کی آنکھوں میں عجیب سی کیفیت محسوس ہوئی۔ روز نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا۔ ”کوئی بات نہیں آفیسر۔“ اچانک وہ کھانسا اور بولا۔ ”کیا مجھے ایک گلاس پانی مل سکتا ہے؟“

روز چونکی۔ ”کیوں نہیں، میں ابھی لائی۔“

وہ میک کی باسکٹ سمیت چلی گئی اور اس کے جاتے ہی بارنی نے کوٹ سے تیز دھار آلات والا چرمی بیگ نکالا اسے کھول کر میز پر پھیلاتے ہوئے اس نے اس میں سے ایک تیز دھار لیکن چھوٹے پھل والا چاقو نکالا۔ کچن کی طرف سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی مگر جب یہ آواز کچھ زیادہ ہی دیر تک آتی رہی تو وہ دبے قدموں کچن کی طرف آیا۔ اس نے دیکھا کہ کچن میں کوئی نہیں تھا اور عقبی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور باہر نکلا تو کچن کے برابر سے اسٹور کا دروازہ کھلا اور روز باہر آ گئی۔ اس نے دوڑ کر کچن کا دروازہ بند کر دیا۔ میک کی باسکٹ اس نے اسٹور میں رکھ دی تھی اور وہ ڈر رہی تھی کہ وہ آواز نہ نکالے اس لیے وہ اسے خود سے لگائے ہوئے تھی وہ واپس آئی اور بیگ سے اپنا سیل فون نکال کر نائن ون ون پر کال کرنے لگی۔ ابھی دوسری طرف سے کال ریسیو بھی نہیں ہوئی تھی کہ دھماکے سے سامنے والا دروازہ کھلا اور بارنی اندر آیا۔ روز بھول گئی تھی کہ سامنے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ چیخ مار کر کچن والے دروازے کی طرف بھاگی اور اسے کھولتے ہوئے باہر نکل گئی۔ وہ عقبی صحن سے ہوتی ہوئی سامنے والی طرف آئی تھی کہ اس کا پاؤں کپڑے لٹکانے والی رسی سے الجھا اور وہ گر گئی اور عقب سے آتے بارنی نے اسے پکڑ لیا۔ وہ تڑپ کر چلائی۔

”چھوڑو مجھے۔“

اسی لمحے سڑک پر کار کی روشنی لہرائی اور کار آکر پاس رکی۔ اس سے جج اترا اور اس نے بارنی پر پستول تان لیا۔ اس نے فوراً روز کو ڈھال بنا لیا اور چاقو کی دھار اس کی گردن پر رکھ دی۔ جج نے چلا کر کہا۔ ”چھوڑ دو اسے۔“

”آرام سے۔“ بارنی نرمی سے بولا۔ ”تم نے گولی چلائی تو وہ اسے لگے گی اور پھر میں چاقو سے اس کی گردن بھی کاٹ دوں گا۔ تم اپنی بیوی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو؟“

جج کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ ”بارنی' اسے چھوڑ دو۔“

”نہیں، تم پستول نیچے پھینک دو...ورنہ میں اسے مار دوں گا۔“ بارنی کا لہجہ صاف تھا۔ ”مجھے معلوم ہے اب میں نہیں بچوں گا اس لیے مجھے اپنی فکر نہیں ہے۔“

جج کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اس نے پستول نیچے رکھ دیا۔ بارنی مسکرایا اور اگلا حکم دیا۔ ”اب اسے پاؤں سے میری طرف کر دو۔“

جج نے اس حکم کی تعمیل بھی کی اور بولا۔ ”پلیز اسے جانے دو۔“

بارنی نے محتاط انداز میں پستول اٹھایا' اس دوران

میں چاقو کی نوک ایک لمحے کے لیے بھی روز کی گردن سے نہیں ہٹی تھی۔ ”میں نے بھی ان لوگوں سے کہا تھا کہ وہ میری بیوی اور بیٹی کو جانے دیں۔“

”بارنی' وہ مجرم تھے' میں اور میرے بیوی بچے بے قصور ہیں۔“

”میری بیوی اور بیٹی بھی بے قصور تھیں۔“ بارنی نے چلا کر کہا۔ ”نگران کے ساتھ کیا ہوا؟“

”تم بھی ان مجرموں کی صف میں شامل ہو گئے ہو۔“ جج بولا، اسے غصہ آ گیا۔ ”بارنی' درحقیقت تم ایک بزدل اور کمزور شخص ہو۔ تم اپنے سامنے اپنے گھر والوں کو مرتا دیکھتے رہے۔ سب سے پہلے تمہیں مرنا چاہیے تھا پھر ان پر آنچ آتی مگر تم بچ گئے اور وہ مر گئے۔“

”تو تم اپنے گھر والوں سے پہلے مرنا چاہتے ہو؟“ بارنی نے کہا۔

”ہاں' میں پہلے مرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنے سامنے انہیں اذیت میں نہیں دیکھ سکتا۔ میں ان کی موت بھی برداشت نہیں کر سکتا۔“

بارنی کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔ ”میرا درد تم نہیں جانتے۔“

”تم بزدل پہلے مجھے مارو۔“ جج آگے آیا۔ روز رو رہی تھی اور اس کے منہ سے دبی دبی التجائیں نکل رہی تھیں۔ اچانک بارنی نے پستول سیدھا کیا اور گولی چلا دی۔ گولی جج کے بائیں شانے کے نیچے لگی اور وہ نیچے گر پڑا۔ بارنی نے اس کے پاس پستول پھینک دیا۔

”تم بہادر ہو نا...یہ پستول پڑا ہے' اسے اٹھاؤ' مجھے شوٹ کر دو اور اپنی بیوی کو بچا لو۔“ روز مچل رہی تھی مگر بارنی نے اسے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ وہ زہریلے لہجے میں کہہ رہا تھا۔ ”بات کرنا آسان ہے...عمل کرنا مشکل ہوتا ہے...مجھے یہ موقع نہیں ملا تھا جو میں تمہیں دے رہا ہوں ...پستول اٹھاؤ اور مجھے شوٹ کر دو...اپنی بیوی کو بچا لو...دیکھو' میں تمہارے سامنے ہوں۔“

جج کراہتے ہوئے پستول اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کا زخم کاری تھا۔ اس سے ہاتھ ہلایا نہیں جا رہا تھا پھر بھی وہ پستول اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ بارنی اسے دیکھتا رہا پھر اس نے روز کو جھٹکے سے سیدھا کیا اور چاقو والا ہاتھ اوپر کیا۔ ”تمہارے پاس آخری موقع ہے۔“

”نہیں۔“ جج نے بہ مشکل کہا۔

بارنی مسکرایا۔ ”تم بھی میری طرح نکلے۔“ کہتے ہی اس کا ہاتھ نیچے آیا تھا کہ ایک دھماکا ہوا اور بارنی نیچے آ گرا۔ روز بچ گئی تھی وہ تڑپ کر جج کے پاس آئی اور اسے سنبھالنے لگی۔ جج نے دیکھا اس کے مکان کی سیڑھیوں پر شیلا کھڑی تھی اور اسی نے بارنی کو شوٹ کیا تھا۔ اس سے بولا نہیں جا رہا تھا لیکن اس نے ہونٹ ہلا کر تھینک یو کہا تو شیلا مسکرانے لگی.... اسی لمحے فضا میں پولیس سائرن کی آواز گونجنے لگی۔

☆☆☆

سخت سرما کا موسم گزر گیا تھا اور بہار کے آثار نظر آ رہے تھے۔ جل جانے والا سبزہ پھر سے ہرا ہونے لگا تھا۔ ایک مہینے بعد جج کے مکان کے سامنے ٹیکسی رکی اور اس سے جمی اترا۔ جج برآمدے میں کھڑا ہوا تھا۔ اس کا بازو سلینگ میں لٹکا ہوا تھا۔ گولی نے شانے کی ہڈی توڑ دی تھی مگر شریان بچ گئی تھی۔ اسی لیے وہ زندہ تھا۔ جمی اسٹک کا سہارا لے کر اوپر آیا تو جج نے اسے گلے لگا لیا۔ اسی لمحے اندر سے روز نکلی' اس نے میک کو اٹھایا ہوا تھا۔ جج نے پوچھا۔ ”کیسے ہو جمی؟“

”میں ٹھیک ہوں۔“ اس نے کہا اور جج کے بازو کی طرف اشارہ کیا۔ ”اس کی حالت کیسی ہے؟“

”ایک مہینا اور سلینگ استعمال کرنی ہوگی۔ مگر اب درد نہیں ہے۔“ جج نے جواب دیا اور پھر روز کی طرف مڑا۔ ”روز' یہ جمی ہے' میرا بھائی اور جمی یہ روز ہے۔“

روز نے میک کو باپ کی گود میں دیا اور جمی کو گلے لگایا۔ ”کیسے ہو تم؟...... اب تم بہتر لگ رہے ہو' میں تمہیں اسپتال میں دیکھنے آئی تھی۔ اس وقت تم کومے میں تھے۔“

”میں بہتر ہوں۔“ جمی مسکرایا۔

”جمی' یہ ہے تمہارا بھتیجا...میک۔“ جج نے کہا اور اسے جمی کی طرف بڑھایا تو وہ جذباتی ہو گیا۔

”میرے خدا...اتنا پیارا سا۔“ اس نے احتیاط سے میک کو گود میں لیا' وہ جاگ رہا تھا اور ہاتھ پاؤں چلا رہا تھا۔ جمی نے اسے پیار کیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ ”یہ میرا خاندان ہے؟“

”ہاں، ہم ایک خاندان ہیں۔“ جج بھی جذباتی ہو رہا تھا۔

روز نے کہا۔ ”میرا خیال ہے اندر چلنا چاہیے۔ ابھی سردی ہے۔“

جج نے جمی کے بازو پر ہاتھ رکھا اور وہ اندر کی طرف بڑھے' بالکل ایک خاندان کی طرح۔